مسائل وتر

من تنقیح السنن شرح آثار السنن

از حضرت مولانا

نیاز احمد اوکاڑوی

پیشکش: النعمان سوشل میڈیا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اَبوَابُ صَلاَۃِ الْوِتْرِ

نماز وتر کے ابواب

بَابُ مَااسْتُدِلَّ بِهٖ عَلیٰ وُجُوْبِ الْوِتْرِ

باب: ان روایات کے بیان میں جن سے وتر کے واجب ہونے پر استدلال کیا گیا ہے

۵۷۹۔عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اجْعَلُوْا آخِرَ صَلٰوتِکُمْ بِاللَّیْلِ وِتْرًا۔رَوَاہُ الشَّیْخَانِ۔

☆☆(سیدنا) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اپنی رات کی آخری نماز وتر بناؤ'' اسے شیخین (بخاری:۹۹۸،مسلم:۷۵۱) نے روایت کیا ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

صحیح البخاری:۹۹۸،صحیح مسلم:۷۵۱،سنن ابی داود:۱۴۳۸،مسند الامام احمد بن حنبل:۴۷۱۰،مسند البزار:۵۴۱۵،مختصر قیام اللیل للمروزی: ج۱ص۳۰۵،صحیح ابن خزیمۃ:۱۰۸۲،مستخرج ابی عوانۃ:۲۲۶،فوائد تمام للرازی:۶۱۵،السنن الکبری للبیہقی:۴۸۲۸،السنن الصغیر للبیہقی: ۷۸۶

تحقیق:

یہ حدیث بلحاظ سند صحیح وثابت ہے۔امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا مسدد قال حدثنا یحییٰ بن سعید عن عبید اللہ حدثنی نافع عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنهما عن النبی ﷺ ۔۔۔۔۔الخ۔(صحیح البخاری:۹۹۸)

۵۸۰۔وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ بَادِرُوْا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ۔رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

☆☆انہی (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''صبح (طلوع فجر) سے پہلے پہلے وتر پڑھ لو۔'' اسے مسلم (۷۵۰) نے روایت کیا ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

صحیح مسلم: ۷۵۰، سنن ابی داود: ۱۴۳۶، سنن الترمذی: ۴۶۷، مسند الامام احمد بن حنبل: ۴۹۵۴، صحیح ابن خزیمۃ: ۱۰۸۷، مستخرج ابی عوانۃ: ۲۳۲۳، شرح مشکل الآثار للطحاوی: ۴۴۹۶، صحیح ابن حبان: ۲۴۴۵، المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۳۳۶۲، المسند المستخرج علی صحیح مسلم: ۱۷۰۳

تحقیق:

یہ حدیث بلحاظ سند صحیح ہے۔امام مسلم رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

وحدثنا هارون بن معروف وسريج بن يونس وابو كريب جميعا عن ابن ابی زائدة اخبرنی عاصم الاحول عن عبدالله بن شقيق عن ابن عمر۔۔۔۔الخ۔(صحيح مسلم: ۷۵۰)

فائدہ:

اس سے وتر کے وقت کی انتہا اور وجوب معلوم ہوتا ہے۔

۵۸۱۔وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ اَوْتِرُوْا قَبْلَ اَنْ تُصْبِحُوْا۔رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ اِلاَّ الْبُخَارِیَّ۔

☆☆(سیدنا) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: ''طلوع فجر سے پہلے پہلے وتر پڑھ لو۔'' اسے بخاری کے سوا محدثین کی جماعت (مسلم: ۷۵۴، ابن ماجہ: ۱۱۸۹، ترمذی: ۴۶۸، نسائی: ۱۶۸۳، احمد: ۱۱۰۹۷) نے روایت کیا ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

صحیح مسلم: ۷۵۴، سنن ابن ماجہ: ۱۱۸۹، سنن النسائی: ۱۶۸۳، سنن الترمذی: ۱۶۸۳، مسند ابی داود الطیالسی: ۲۲۷۷، مصنف عبدالرزاق: ۴۵۸۹، مصنف ابن ابی شیبہ: ۶۷۶۷، مسند الامام احمد بن حنبل: ۱۱۰۹۷، سنن الدارمی: ۱۶۲۹، مسند البزار: ۸

تحقیق:

[Website: DifaAhleSunnat.com]

یہ حدیث بلحاظ سند صحیح وثابت ہے۔امام مسلم رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة حدثنا عبد الاعلی بن عبد الاعلی عن معمر عن یحییٰ بن ابی کثیر عن ابی نضرة عن ابی سعید۔۔۔۔الخ۔(صحیح مسلم:۷۵۴)

فائدہ:

اس حدیث سے بھی وتر کے وقت کی انتہا اور وجوب معلوم ہوتا ہے۔

۵۸۲۔وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ خَافَ اَنْ لاَّيَقُوْمَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ اَوَّلَهُ وَمَنْ طَمَعَ اَنْ يَّقُوْمَ آخِرَهُ فَلْيُوْتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ فَاِنَّ صَلوٰةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُوْدَةٌ وَّ ذٰلِكَ اَفْضَلُ۔رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

☆☆(سیدنا) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کو یہ اندیشہ ہو کہ آخری رات میں وہ اٹھ نہ سکے گا (یعنی سوتا رہ جائے گا) تو اس کو چاہئے کہ رات کے شروع ہی میں (یعنی عشاء کے ساتھ ہی) وتر پڑھ لے، اور جس کو اس کی پوری امید ہو کہ وہ (تہجد) کے لئے) آخر شب میں اٹھ جائے گا تو اس کو چاہئے کہ وہ آخر شب ہی میں (یعنی تہجد کے بعد) وتر پڑھے، اس لئے کہ اس وقت کی نماز میں ملائکہ رحمت حاضر ہوتے ہیں، اور وہ وقت بڑی فضیلت کا ہے۔'' اسے مسلم (۷۵۵) نے روایت کیا ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

صحیح مسلم: ۷۵۵، مسند الامام احمد بن حنبل: ۱۴۲۰۷، مسند ابی یعلی الموصلی: ۲۲۷۹، المسند المستخرج علی صحیح مسلم لابی نعیم: ۱۷۱۶، السنن الکبری للبیہقی: ۴۸۳۷، مشکاۃ المصابیح: ۱۲۶۰، بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام: ۳۸۵

تحقیق:

یہ حدیث بلحاظ سند صحیح ہے۔امام مسلم رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة حدثنا حفص و ابو معاویة عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال۔۔۔۔الخ۔(صحیح مسلم:۷۵۵)

فائدہ:

اس حدیث سے ایک تو یہ معلوم ہوا کہ وتر کا بہتر وقت تو آخر شب ہے مگر اول شب میں بھی پڑھ لینا جائز ہے۔اور دوسرا اس حدیث کا طرز بیان وتر کے وجوب پر دلالت کرتا ہے اس لیے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وتر چھوڑے کی گنجائش نہیں ہے بلکہ اول شب یا آخر شب میں

پڑھنا ضروری ہے اور یہی معنی وجوب کے ہیں۔

۵۸۳۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

☆☆(سیدنا) بریدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے: ''وتر حق (یعنی امر ثابت ولازم) ہے، جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں، وتر حق (یعنی امر ثابت ولازم) ہے، جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں، وتر حق (یعنی امر ثابت ولازم) ہے، جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔'' اسے ابوداود (۱۴۱۹) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

سنن ابی داود: ۱۴۱۹، مصنف ابن ابی شیبۃ: ۶۸۶۳، مسند الامام احمد بن حنبل: ۲۳۰۱۹، مختصر قیام اللیل وقیام رمضان وکتاب الوتر للمروزی: ج۱ ص ۲۶۸، الکنی والاسماء للدولابی: ۱۷۳۰، شرح مشکل الآثار للطحاوی: ۱۳۴۳، المستدرک علی الصحیحین للحاکم: ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، السنن الکبری للبیہقی: ۴۱۴۹، معرفۃ السنن والآثار للبیہقی: ۵۲۴۷، الکفایہ فی علم الروایۃ: ج۱ ص ۴۱۸، مشکاۃ المصابیح: ۱۲۷۸

تحقیق:

اسے امام ابوداود رحمہ اللہ نے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا ابن المثنی حدثنا ابو اسحاق الطالقانی حدثنا الفضل بن موسی عن عبیداللہ بن عبداللہ العتکی عن عبداللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔۔۔۔ الخ۔ (سنن ابی داود: ۱۴۱۹)

یہ حدیث بلحاظ سند بلاغبار صحیح وثابت ہے۔ چنانچہ امام ابوعبداللہ حاکم رحمہ اللہ م ۴۰۵ھ فرماتے ہیں:

ھٰذا حدیث صحیح۔ کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ (المستدرک علی الصحیحین: ۱۱۴۷)

ثقہ بالاجماع امام، امام ابومحمد محمود بن احمد عینی رحمہ اللہ م ۸۵۵ھ فرماتے ہیں:

ھٰذا حدیث صحیح۔ کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ (عمدۃ القاری: ۸۹۹)

نیز شعیب ارناؤط وغیرہ نے اس حدیث کو حسن لغیرہ قرار دیا ہے۔ (دیکھئے: تعلیق مسند الامام احمد بن حنبل: ۲۳۰۱۹) غیر مقلدین کا اسے حسن لغیرہ تسلیم کرنا بھی بڑی غنیمت کی بات ہے۔

اس حدیث کی سند کے ایک راوی ''امام ابوالمنیب عبیداللہ بن عبداللہ العتکی المروزی السنجی رحمہ اللہ'' سنن ابی داود، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ وغیرہ کے ثقہ وصدوق راوی ہیں ان پر بعض حضرات کی طرف سے کی جانیوالی جروحات غیر مفسر، غیر مبین السبب ہونے کی وجہ سے

[Website: DifaAhleSunnat.com]

مردود ہیں۔ چنانچہ امام ابوعبداللہ حاکم رحمہ اللہ م ۴۰۵ھ فرماتے ہیں:

وابو المنیب العتکی مروزی ثقة۔ (المستدرک علی الصحیحین: ۱۱۴۷)

کہ ابوالمنیب عتکی مروزی رحمہ اللہ ''ثقہ'' ہیں۔

امام ابوزکریا یحییٰ بن معین رحمہ اللہ م ۲۳۳ھ کہتے ہیں: **ثقة۔ (تاریخ ابن معین روایة الدارمی: ۴۷۹۴)**

کہ یہ ثقہ ہیں۔

امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ کہتے ہیں: **صالح الحدیث۔ (الجرح والتعدیل: ۱۵۲۹)**

کہ یہ ''صالح الحدیث'' ہیں۔

حافظ ابن عدی رحمہ اللہ م ۳۶۵ھ فرماتے ہیں: **وھو عندی لا بأس به۔ (الکامل: ۱۱۶۱)**

کہ ابومنیب میں میرے نزدیک کوئی خرابی نہیں ہے۔

امام ابوداود رحمہ اللہ م ۲۷۵ھ فرماتے ہیں: **لیس به بأس۔ (تھذیب التھذیب: ۵۴)**

کہ اس میں کوئی خرابی نہیں ہے۔

فائدہ:

اس صحیح وصریح حدیث سے وتر کا وجوب صاف طور پر ثابت ہو رہا ہے۔

۵۸۴۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ زَادَکُمْ صَلٰوۃً وَهِیَ الْوِتْرُ۔ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ فِیْ مُسْنَدِ الشَّامِیِّیْنَ وَقَالَ الْحَافِظُ فِی الدِّرَایَةِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

☆☆ (سیدنا) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ''اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ایک نماز اور بڑھادی ہے اور وہ وتر ہے۔ اسے طبرانی نے مسند الشامیین (۲۸۴۸) میں روایت کیا ہے اور حافظ (ابن حجر) نے درایہ میں کہا ہے کہ اس کی سند حسن ہے۔

تحقیق:

یہ حدیث حسن درجہ کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا عبدان بن احمد ثنا العباس بن الولید الخلال الدمشقی ثنا مروان بن محمد ثنا معاویة بن سلام عن یحییٰ بن ابی کثیر عن ابی نضرة عن ابی سعید۔۔۔۔۔ الخ۔ (مسند الشامیین: ۲۸۴۸)

فائدہ:

اس حدیث کے طرز بیان سے وتر کا وجوب ثابت ہوتا ہے کیونکہ زیادتی مزید علیہ کی جنس سے ہوا کرتی ہے اور مزید علیہ ضروری ہے تو زیادتی بھی ضروری ہوگی نیز اس زیادتی کی نسبت اللہ کی طرف کی گئی ہے تو یہ زیادتی واجب ہی ہوگی اور جو زیادتی نفل ہو وہ حضورِ مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی طرف سے عدمِ مواظبت کی شرط کے ساتھ ہوتی ہے۔(عمدۃ القاری للعینی :۸۹۹)

۵۸۵۔وَعَنْ اَبِیْ تَمِیْمِ الْجَیْشَانِیِّ اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ خَطَبَ النَّاسَ یَوْمَ جُمُعَةٍ فَقَالَ اِنَّ اَبَابَصْرَةَ حَدَّثَنِیْ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ اِنَّ اللّٰهَ زَادَکُمْ صَلٰوةً وَّهِیَ الْوِتْرُ فَصَلُّوْهَا فِیْمَا بَیْنَ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ اِلٰی صَلٰوةِ الْفَجْرِ قَالَ اَبُوْ تَمِیْمٍ فَاَخَذَ بِیَدِیْ اَبُوْ ذَرٍّ فَسَارَ فِی الْمَسْجِدِ اِلٰی اَبِیْ بَصْرَةَ فَقَالَ لَهٗ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَقُوْلُ مَاقَالَ عَمْرٌو قَالَ اَبُوْ بَصْرَةَ اَنَا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْحَاکِمُ وَالطَّبَرَانِیُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ۔

☆☆ابو تمیم جیشانی سے روایت ہے کہ (سیدنا) عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے روز خطبہ پڑھا اور اُس میں فرمایا کہ (سیدنا) ابوبصرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:''اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ایک نماز اور بڑھا دی ہے اور وہ وتر ہے پس تم اسے عشاء اور صبح کی نمازوں کے درمیان پڑھا کرو۔ابو تمیم کہتے ہیں کہ یہ سن کر ابو ذر رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑ ا اور مسجد میں ابوبصرہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور فرمایا کہ یہ مضمون خود تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے جو عمرو بن العاص نے بیان کیا۔اس پر ابو بصرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خود میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے ۔اسے احمد(۲۳۸۵۱)، حاکم (۶۵۱۴)اور طبرانی(۲۱۶۸) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تحقیق:

اسے امام احمد رحمہ اللہ نے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا علی بن اسحاق حدثنا عبداللہ یعنی ابن المبارک اخبرنا سعید بن یزید حدثنی ابن هبیرة عن ابی تمیم الجیشانی۔۔۔۔الخ۔(مسند الامام احمد بن حنبل: ۲۳۸۵۱)

یہ حدیث بلحاظ سند تغلیباً بخاری کی شرط پر صحیح و ثابت ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔حتیٰ کہ شعیب ارناؤط وغیرہ نے اس حدیث کو بلحاظ سند صحیح قرار دیا ہے۔(دیکھئے:تعلیق مسند الامام احمد:۲۳۸۵۱)

۵۸۶۔وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهٖ اَوْ نَسِیَهٗ فَلْیُصَلِّهٖ اِذَا اَصْبَحَ اَوْ ذَکَرَهٗ۔رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیُّ وَآخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ۔

☆☆(سیدنا) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:''جو شخص اپنے وتر پڑھنے سے سوجائے (اور نہ

پڑھ سکے) یا بھول جائے تو جب صبح کرے یا جب یاد آئے تو پڑھ لے۔'' اسے دار قطنی (۱۶۳۷) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

سنن الدارقطنی: ۱۶۳۷، سنن ابی داود: ۱۴۳۱، سنن الترمذی: ۴۶۵، سنن ابن ماجہ: ۱۱۸۸، المستدرک علی الصحیحین للحاکم: ۱۱۲۷، السنن الکبریٰ للبیہقی: ۴۲۱۰، السنن الصغیر للبیہقی: ۷۵۸، معرفۃ السنن والاثار للبیہقی: ۵۳۱۶۔

تحقیق:

اسے امام دارقطنی رحمہ اللہ نے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا یحییٰ بن صاعد ثنا محمد بن عوف بن سفیان الطائی ثنا عثمان بن سعید بن کثیر بن دینار نا ابو غسان محمد بن مطرف عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابی سعید۔۔۔۔الخ۔ (سنن الدارقطنی: ۱۶۳۷)

یہ حدیث بلاغبار صحیح ہے۔ چنانچہ امام ابوعبداللہ حاکم رحمہ اللہ م ۴۰۵ھ اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ م ۷۴۸ھ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔ (المستدرک مع التلخیص: ۱۱۲۷) نیز متعدد غالی غیر مقلدین جیسے زبیر علی زئی اور ناصر الدین البانی وغیرہ نے اسے صحیح تسلیم کیا ہے۔ (دیکھئے: سنن ابی داود بتحقیق الزبیر: ۱۴۳۱، سنن ابی داود بتحقیق الالبانی: ۱۴۳۱)

فائدہ:

اس حدیث میں وتر کی قضا کا حکم ہے جو کہ وتر کے واجب ہونے کی ایک کھلی ہوئی دلیل ہے کیونکہ قضاء سنت اور نفل کی نہیں ہوتی بلکہ واجب یا فرض کی ہوتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بَابُ الْوِتْرِ بِخَمْسٍ اَوْ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ

باب: پانچ یا اس سے زائد وتر پڑھنے کے بیان میں

رکعات وتر اور اختلاف مذاہب:

وتر کی رکعات کتنی ہیں؟ اس سلسلے میں ائمہ مجتہدین میں اختلاف پایا ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک وتر تین رکعت ہیں۔ امام مالک رحمہ اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ (دیکھئے: مؤطا مالک: ص ۴۴، احکام الاحکام لابن دقیق العید: ج ۱ ص ۹۵)۔ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک وتر ایک رکعت سے لے کر گیارہ رکعات تک درست ہیں۔ تین رکعات کے قائلین کے دلائل آگے مستقل ایک باب میں آ رہے ہیں اور اِس باب میں ان حضرات کی متدل روایات کو ذکر کیا گیا ہے جو تین سے زائد رکعاتِ وتر کے قائل ہیں۔

وتر کی روایات میں تطبیق:

رکعاتِ وتر کے متعلقہ روایات مختلف پائی جاتی ہیں بعض روایات میں تیرہ، بعض میں سترہ، بعض میں گیارہ، بعض میں نو رکعات اور بعض میں سات رکعات کا ذکر ملتا ہے۔ اہلسنت الجماعت احناف کی تحقیق یہ ہے کہ پہلے وتر نفل تھے اور عموماً تہجد کی نماز کے ساتھ ہی پڑھے جاتے تھے اس لیے تہجد اور وتر کو ملا کر ہی بیان کر دیا جاتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گیارہ یا تیرہ، یا نو (مع تہجد) پڑھے۔ مگر بعد میں وتر واجب ہو گئے تھے جیسا کہ سابقہ باب کی احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔

جن روایات میں گیارہ سے زائد رکعات پڑھنے کا ذکر ہے ان روایات کی شوافع اور حنابلہ کی طرف سے یہ توجیہ کی جاتی ہے کہ یہاں پوری صلٰوۃ اللیل مراد ہے جو آخر میں طاق عدد (وتر) پر مشتمل ہے یعنی ان میں تین رکعتیں وتروں کی ہیں اور آٹھ رکعتیں تہجد کی، اور کبھی تہجد سے پہلے دو ہلکی رکعات، اور دو رکعت نفل وتر کے بعد اور دو رکعت فجر کی سنتیں شامل ہیں۔ احناف کہتے ہیں کہ جو توجیہ شوافع اور حنابلہ نے تیرہ اور سترہ رکعات والی احادیث میں کی ہے وہی توجیہ ہم پانچ، سات، نو اور گیارہ رکعات والی احادیث میں کرتے ہیں یعنی آٹھ رکعات تہجد کے ساتھ تین رکعات وتر تو کل گیارہ رکعات بنیں کسی راوی نے اس کو مکمل نقل کر دیا اور بعض راویوں نے شروع کی دو ہلکی رکعات کو اور وتروں کے بعد کے دو نفلوں کو ساقط کیا تو تیرہ رکعات ہوئیں، اور بعض راویوں نے شروع کی دو ہلکی رکعات اور وتر کے بعد کے دو نفلوں کو ساقط کرنے کے ساتھ ساتھ فجر کی دو سنتوں کو بھی ساقط کر دیا تو انہوں نے گیارہ رکعات کہہ دیا۔ پھر آخر عمر میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کا جسم مبارک بھاری ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض دفعہ تہجد کی چھ رکعات پڑھیں اور وتر کی تین رکعات ان کے ساتھ ملا کر کل نو رکعتیں ہو گئیں بعض راویوں نے اس زمانہ کا عمل نقل کر دیا اور نو رکعات کہہ دیں۔ اور پھر بعض دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزید کمی اور تہجد کی صرف چار رکعتیں پڑھیں، اس زمانے کے عمل کو بعض راویوں سات رکعات کہہ کر بیان کر دیا۔

مختصر یہ کہ ایتار کا لفظ صرف صلوٰۃ الوتر پڑھنے پر بھی بولا گیا ہے اور پوری صلوٰۃ اللیل جو آخر میں طاق عدد والی نماز یعنی وتر پر مشتمل ہو پر بھی بولا گیا ہے۔

۵۸۷۔عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بِتُّ فِيْ بَيْتِ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعِشَآءَ ثُمَّ جَآءَ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَجِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَصَلّٰى خَمْسَ رَكْعَاتٍ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيْطَهٗ اَوْ قَالَ خَطِيْطَهٗ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلَاةِ۔رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

☆☆(سیدنا) ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات گزاری، رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز ادا فرمائی، آپ تشریف لائے تو چار رکعت دا فرمائیں، پھر آپ سو گئے، پھر نماز کیلئے کھڑے ہو گئے تو میں آیا، آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا، آپ نے مجھے اپنی دائیں جانب کر دیا، آپ نے پانچ رکعت ادا فرمائیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر آپ سو گئے، یہاں تک کہ میں نے آپ کے کھراٹے سنے، پھر آپ نماز کیلئے تشریف لے گئے۔ اسے بخاری (۶۹۷) نے روایت کیا ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

صحیح البخاری: ۶۹۷، مسند ابن الجعد: ۱۴۹، مسند الامام احمد بن حنبل: ۳۱۶۹، سنن ابی داود: ۱۳۵۷، شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱۷۰۷، المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۲۳۶۵، السنن الکبری للبیہقی: ۴۱۸۶، مسند الامام احمد بن حنبل: ۳۱۶۹

تحقیق:

یہ حدیث بلحاظ سند صحیح ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا سلیمان بن حرب قال حدثنا شعبة عن الحکم قال سمعت سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنهما ۔۔۔۔ الخ۔ (صحیح البخاری: ۶۹۷)

۵۸۸۔وَعَنْهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى صَلّٰى ثَمَانَ رَكْعَاتٍ ثُمَّ اَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَلَمْ يَجْلِسْ بَيْنَهُنَّ۔رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ لِيْنٌ۔

☆☆ابن عباس (رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آپ نے دو رکعتیں ادا فرمائیں یہاں تک کہ آپ نے آٹھ رکعت ادا فرمائیں۔ پھر آپ نے پانچ رکعت وتر ادا فرمائے اور اُن کے درمیان نہیں بیٹھے۔ اسے ابوداود (۱۳۵۸) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند قدرے کمزور ہے۔

تحقیق:

اسے امام ابوداود رحمہ اللہ نے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا قتیبة حدثنا عبدالعزیز بن محمد عن عبدالمجید عن یحییٰ بن عباد عن سعید بن جبیر ان ابن عباس ۔۔۔۔الخ۔(سنن ابی داود:۱۳۵۸)

یہ روایت بلحاظ سند ضعیف ہے کیونکہ اس روایت کے مرکزی راوی عبدالعزیز بن محمد الدراوردی روایت حدیث میں ضعیف ہیں۔ چنانچہ۔۔۔

۱۔امام احمد بن زبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:'' **لیس بشیء**'' کہ یہ کچھ نہیں ہے۔

۲۔امام ابوعبدالرحمن نسائی رحمہ اللہ م ۳۰۳ھ فرماتے ہیں کہ:'' **لیس بالقوی** '' یہ روایت حدیث میں مضبوط نہیں ہے۔ نیز فرماتے ہیں کہ اس کی احادیث عبیداللہ عمری سے منکر ہیں۔

۳۔امام محمد بن سعد رحمہ اللہ م ۲۳۰ھ فرماتے ہیں کہ::وہ ویسے تو ثقہ اور کثیر الحدیث ہے لیکن روایت حدیث میں غلطیاں کرتا ہے۔

۴۔امام ابن حبان رحمہ اللہ م ۳۵۴ھ کتاب الثقات میں اسے خطاء کا رتبلاتے ہیں۔

۵۔امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ م ۲۷۷ھ فرماتے ہیں :''**لایحتج به**'' کہ یہ قابل حجت نہیں ہے ۔(تہذیب الکمال :۱۱/ ۵۲۷،۵۲۸،تہذیب التہذیب:۳/۴۷۱، ۴۷۲،الجرح والتعدیل:۵/ ۳۹۵)

۶۔حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ م ۸۵۲ھ اس کے بارے میں لکھتے ہیں کہ: یہ صدوق ہے لیکن دوسرے محدثین کی کتابوں سے احادیث نقل کرنے میں غلطیاں کرتا ہے۔(تقریب:۱/ ۲۰۷)

۷۔امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ م ۲۴۱ھ فرماتے ہیں کہ:''**لیس بشیٔ**'' یہ روایت حدیث میں کچھ نہیں ہے۔

نیز فرماتے ہیں کہ:

جب یہ زبانی روایت بیان کرتا ہے تو وہم کر جاتا ہے اور باطل روایات نقل کرتا ہے۔

نیز فرماتے ہیں کہ: یہ لوگوں کی کتابوں سے احادیث نقل کرنے میں خطا اور وہم کر جاتا ہے ۔(میزان الاعتدال :۲/ ۶۳۳، ۶۳۴،الکاشف:۲/ ۱۹۵،تہذیب:۳/ ۴۷۲)

۸۔امام ساجی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: یہ اگرچہ سچے اور امانت دار لوگوں میں سے ہے لیکن کثیر الوہم ہے۔(میزان الاعتدال :۲/ ۶۳۳، ۶۳۴،الکاشف:۲/ ۱۹۵،تہذیب:۳/ ۴۷۲)

غالی غیر مقلد ارشاد الحق اثری نے لکھا ہے کہ:

کثیر الوہم جرح مفسر ہے۔(توضیح الکلام:۱/ ۴۷۹)

غالی غیر مقلد زبیر علی زئی نے لکھا ہے کہ:

جس شخص کی روایات میں خطا و اوہام زیادہ ہوں تو اس کی حدیث ترک کردی جاتی ہے۔(نورالعینین: ص ۶۳)

۹۔مشہور محدث اور امام الرجال امام ابوزرعہ جن کی تعریف میں نزیر احمد رحمانی غیر مقلد لکھتے ہیں: وہ ابوزرعہ جن کی خصوصیات اور کمال فن کو حافظ ابن حجر نے ''تہذیب التہذیب'' میں تقریباً تین صفحے میں ذکر کیا ہے۔سب سے پہلا لفظ یہ ہے'' ابوزرعۃ الرازی احد الائمۃ الحفاظ۔'' الخ۔(انوار المصابیح:۱۳۶)

زبیر علی زئی غیر مقلد لکھتے ہیں: امام ابوزرعہ تو انتہائی معتدل اور علل حدیث کے مسلم استاد تسلیم کیے جاتے ہیں۔(نورالعینین: ص ۱۲۸)

یہ ابوزرعہ غیر مقلدین کے انتہائی ممدوح امام فرماتے ہیں کہ:

عبدالعزیز دراوردی سیٔ الحفظ (برے حافظے والا) راوی ہے اور بسا اوقات اپنے حافظہ سے کچھ بیان کرتا ہے تو غلطی کر جاتا ہے۔(تہذیب التہذیب: ۳/ ۲۷۴)

سلطان محمود ضیاء غیر مقلد لکھتے ہیں کہ:

کاذب، سیٔ الحفظ وغیرہ جرح مفسر ہیں۔(اصطلاحات المحدثین: ص ۲۰)

محمد گوندلوی صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں:

سوءحفظ، الحاق، وضع سب جرحیں مفسر ہیں۔(التحقیق الراسخ: ص ۱۱۴)

ارشاد الحق اثری اور عبدالرحمن مبارکپوری صاحب بھی سیٔ الحفظ کو جرح مفسر کہتے ہیں۔(توضیح الکلام: ۲/ ۶۳۰، ابکار المنن: ص ۱۶۸، ۱۶۹)

الغرض باقرار غیر مقلدین عبدالعزیز دراوردی پر جرح مفسر ہے لہٰذا اس کی مذکورہ بالا روایت ضعیف ٹھہری۔

نیز متعدد غیر مقلد علماء نے بھی دراوردی کو ضعیف ٹھہرایا ہے، چنانچہ غیر مقلدین کے شیخ الکل نذیر حسین حسین دہلوی اس کی ایک روایت کو نا قابل اعتبار قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

اس طریق میں عبدالعزیز اگرچہ صدوق تھا لیکن کتب غیر سے روایت کرتا تھا اور خطا کرتا تھا۔(فتاوٰی نذیریہ: ۳/ ۳۹۸)

عبدالرؤف غیر مقلد کے نزدیک بھی دراوردی کی روایت معتبر نہیں ہے۔چنانچہ وہ اس کی ایک روایت کے متعلق لکھتے ہیں:

اور دراوردی غلطیاں کرتے ہیں جیسا کہ ابن سعد، ابوزرعہ اور ابن حبان وغیرہ نے کہا ہے۔لہٰذا ان کا اس حدیث کو مرفوعاً روایت کرنا معتبر نہیں ہے۔(القول المقبول: ص ۵۵۸۔طبع رابعہ)

نیز لکھتے ہیں:

دراوردی ضعیف ہیں۔(ایضاً: ۳۸۲)

الغرض مذکورہ بالا روایت بلحاظ سند ضعیف ہے۔

فائدہ:

'' **ثم اوتر بخمس** ''(پھر آپ نے پانچ رکعت وتر ادا فرمائے۔) میں تین رکعتیں وتر کی تھیں اور دو رکعتیں نفل کی تھیں یعنی تین وتر اور دو نفل ملا کر پانچ رکعات مراد ہیں۔ نیز '' **ولم یجلس بینھن** ''(اور اُن کے درمیان نہیں بیٹھے۔) میں نفسِ قعدہ کی نفی مقصود نہیں ہے بلکہ جلسہ طویلہ کی نفی مقصود ہے جو دعا و ذکر کیلئے ہو۔ چنانچہ معمول یہی ہے کہ دعا وتر کے بعد نہیں بلکہ نوافل کے بعد کی جاتی ہے۔

۵۸۹۔ وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ ثَلَاثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً یُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا یَجْلِسُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا فِیْ آخِرِهَا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

☆☆ (ام المؤمنین) عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو تیرہ رکعت دا فرماتے، ان میں سے پانچ رکعتوں کے ساتھ وتر ادا فرماتے، آپ کسی چیز میں (استراحت کے لیے) نہیں بیٹھتے تھے مگر آخر میں۔ اسے مسلم (۷۳۷) نے روایت کیا ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

صحیح مسلم: ۷۳۷، سنن ابی داود: ۱۳۳۸، سنن الترمذی: ۴۵۹، مسند الحمیدی: ۱۹۵، مسند اسحاق بن راہویہ: ۶۱۶، مسند الامام احمد بن حنبل: ۲۴۲۳۹، سنن الدارمی: ۱۶۲۲، السنن الکبری للنسائی: ۴۲۰، صحیح ابن خزیمۃ: ۱۰۷۷، شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱۶۸۸، صحیح ابن حبان: ۲۴۳۷

تحقیق:

یہ حدیث بلحاظ سند صحیح ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

وحدثنا ابو بكر بن ابی شیبة و ابو كریب قالا حدثنا عبداللّٰه بن نمیر ح وحدثنا ابن نمیر حدثنا ابی حدثنا هشام عن ابیه عن عائشة۔۔۔۔ الخ۔ (صحیح مسلم: ۷۳۷)

۵۹۰۔ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ اِنْطَلَقْتُ اِلٰی عَائِشَةَ فَقُلْتُ یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْبِئِیْنِیْ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لَهٗ سِوَاكَهٗ وَطَهُوْرَهٗ فَیَبْعَثُهُ اللّٰهُ مَا شَاءَ اَنْ یَبْعَثَهٗ مِنَ اللَّیْلِ فَیَتَسَوَّكُ وَیَتَوَضَّأُ وَیُصَلِّیْ تِسْعَ رَكْعَاتٍ لَا یَجْلِسُ فِیْهَا اِلَّا فِی الثَّامِنَةِ فَیَذْكُرُ اللّٰهَ وَیَحْمَدُهٗ وَیَدْعُوْهُ ثُمَّ یَنْهَضُ وَلَا یُسَلِّمُ ثُمَّ یَقُوْمُ فَیُصَلِّی التَّاسِعَةَ ثُمَّ یَقْعُدُ فَیَذْكُرُ اللّٰهَ وَیَحْمَدُهٗ وَیَدْعُوْهُ ثُمَّ یُسَلِّمُ تَسْلِیْمًا یُسْمِعُنَا ثُمَّ یُصَلِّیْ رَكْعَتَیْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَهُوَ قَاعِدٌ فَتِلْكَ اِحْدٰی عَشَرَةَ رَكْعَةً یَا بُنَیَّ فَلَمَّا اَسَنَّ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ وَاَخَذَهُ اللَّحْمُ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَنَعَ فِی الرَّكْعَتَیْنِ مِثْلَ صَنِیْعِهِ الْاَوَّلِ

فَتِلْکَ تِسْعٌ يَابُنَيَّ وَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَلّٰى صَلٰوةً أَحَبَّ أَنْ يُّدَاوِمَ عَلَيْهَا وَكَانَ إِذَا غَلَبَهُ نَوْمٌ أَوْ وَجَعٌ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشَرَةَ وَلَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَرَءَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا صَلّٰى لَيْلَةً إِلَى الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

☆☆ سعد بن ہشام (رحمہ اللہ) بیان کرتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر عرض کیا، اے ام المؤمنین! مجھے رسول اللہ ﷺ کے وتر کے بارے میں بتائیں تو انہوں نے کہا: ''ہم آپ کے لیے آپ کی مسواک اور پانی تیار رکھتے، اللہ تعالیٰ رات کو جب آپ کو اٹھانا چاہتے اٹھاتے، آپ مسواک کر کے وضو فرماتے اور نو رکعات نماز پڑھتے، اس میں آپ سوائے آٹھویں رکعت کے نہ بیٹھتے تو آپ اللہ تعالیٰ کا ذکر اس کی حمد اور اللہ تعالیٰ سے دعا فرماتے، پھر آپ اٹھتے اور سلام نہ پھیرتے، پھر آپ کھڑے ہو کر نویں رکعت پڑھتے، پھر بیٹھتے، اللہ تعالیٰ کا ذکر حمد اور اللہ تعالیٰ؟ سے دعا مانگتے پھر سلام پھیرتے جو ہمیں بھی سناتے، پھر آپ سلام پھیرنے کے بعد بیٹھے ہوئے دو رکعتیں پڑھتے، تو یہ گیارہ رکعتیں ہوئیں، اے میرے بیٹے جب نبی اکرم ﷺ معمر ہو گئے اور آپ کا جسم بھاری ہو گیا، آپ نے سات رکعت وتر ادا فرمائے اور دو رکعتوں میں آپ ایسا ہی کرتے جیسا پہلے کرتے تھے تو یہ نو رکعت ہوئیں، اے میرے بیٹے! اللہ تعالیٰ کے پیغمبر جب نماز ادا فرماتے، یہ پسند فرماتے کہ اس پر ہمیشگی فرمائیں اور جب آپ پر تہجد سے نیند غالب ہوتی یا کوئی تکلیف ہوتی تو آپ دن میں بارہ رکعت ادا فرماتے اور میرے علم میں نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ﷺ نے پورا قرآن ایک رات میں پڑھا ہو اور نہ پوری رات صبح تک نماز پڑھی اور نہ رمضان کے علاوہ پورہ مہینہ (مسلسل) روزے رکھے۔'' اسے مسلم (٧٤٦)، احمد (ج٦ ص ٥٤) ابوداود (ج١ ص ١٩٠) اور نسائی (ج١ ص ٢٥٠) نے روایت کیا ہے۔

تحقیق:

یہ حدیث بلحاظ سند صحیح ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا محمد بن المثنى العنزي حدثنا محمد بن ابى عدى عن سعيد عن قتادة عن زرارة ان سعد بن هشام بن عامر ۔۔۔۔ الخ۔ (صحيح مسلم: ٧٤٦)

فائدہ:

''**فَيُصَلِّي التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ**'' ان گیارہ رکعتوں میں چھ تہجد کی، تین وتر کی اور دو رکعت وتر کے بعد کی نفل ہوا کرتی تھیں اور ''**لَا يَجْلِسُ فِيْهَا إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ**'' میں مطلق جلسہ کی نہیں بلکہ ایسے جلسہ کی نفی کی گئی ہے جس کے بعد سلام نہ ہو اور مقصود یہ ہے کہ آٹھ رکعات سے پہلے آپ ہر جلسہ پر سلام پھیرتے مگر آٹھویں رکعت پر جلسہ فرماتے تو سلام کے بغیر نویں رکعت کے لئے کھڑے ہو جایا کرتے تھے جو وتر کی تیسری رکعت ہوتی اور پھر وتر سے فارغ ہو کر

دو رکعت اور نفل ادا فرماتے۔

۵۹۱۔ وَعَنْ اَبِیْ سَلْمَۃَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لَاتُوْتِرُوْا بِثَلَاثٍ اَوْتِرُوْا بِخَمْسٍ اَوْ بِسَبْعٍ وَلَاتَشَبَّھُوْا بِصَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ۔ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ وَالْحَاکِمُ وَالْبَیْھَقِیُّ وَقَالَ الْحَافِظُ اِسْنَادُہٗ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ۔

☆☆ ابوسلمہ (رحمہ اللہ) اور عبدالرحمن الاعرج (رحمہ اللہ) نے (سیدنا) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین رکعت وتر نہ پڑھو، پانچ یا سات رکعت وتر پڑھو، مغرب کی نماز کے مشابہ نہ بناؤ۔“ اسے دارقطنی (۱۶۵۰)، حاکم (۱۱۳۸) اور بیہقی (۴۸۱۵) نے روایت کیا ہے اور حافظ (ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ) نے کہا ہے کہ اس کی سند بخاری و مسلم کی شرط پر ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

سنن الدارقطنی: ۱۶۵۰، المستدرک علی الصحیحین: ۱۱۳۸، السنن الکبریٰ للبیہقی: ۴۸۱۵، صحیح ابن حبان: ۲۴۲۹، التحقیق فی مسائل الخلاف لابن الجوزی: ۶۷۰، تنقیح التحقیق لابن عبدالہادی: ۱۰۶۶، نصب الرایہ للزیلعی: ج ۲ ص ۱۲۰، البدر المنیر: ج ۴ ص ۳۰۲

تحقیق:

یہ حدیث صحیح ہے۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا عبداللہ بن سلیمان ثنا احمد بن صالح ثنا عبداللہ بن وھب انبأ سلیمان بن بلال ح وحدثنا ابو بکر النیسا بوری ثنا موھب بن یزید بن خالد ثنا عبداللہ بن وھب حدثنی سلیمان بن بلال عن صالح بن کیسان عن عبداللہ بن الفضل عن ابی سلمۃ بن عبدالرحمن وعبدالرحمن الاعرج عن ابی ھریرۃ ۔۔۔۔۔الخ۔ (سنن الدارقطنی: ۱۶۵۰)

۵۹۲۔ وَعَنْ عِرَاکِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَاتُوْتِرُوْا بِثَلَاثٍ تُشَبِّھُوْا بِصَلَاۃِ الْمَغْرِبِ وَلٰکِنْ اَوْتِرُوْا بِخَمْسٍ اَوْ بِسَبْعٍ اَوْ بِتِسْعٍ اَوْ بِاِحْدٰی عَشْرَۃَ اَوْ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ۔ رَوَاہُ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ الْمَرْوَزِیُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاکِمُ ۔ وَقَالَ الْعِرَاقِیُّ اِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

☆☆ (سیدنا) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین وتر نہ پڑھو کہ مغرب کی نماز سے مشابہ کردو، لیکن

پانچ، سات، نو، گیارہ یا اس سے زیادہ۔'' اسے محمد بن نصر مروزی (ج ۱ ص ۳۰۰) ابن حبان (۲۴۲۹) اور حاکم (۷ ۱۱۳) نے روایت کیا ہے اور عراقی نے کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

مختصر قیام اللیل وقیام رمضان وکتاب الوتر للمروزی: ج ۱ ص ۳۰۰، المستدرک علی الصحیحین: ۷ ۱۱۳، شرح معانی الآثار للطحاوی: ۹ ۱۷۳، تنقیح التحقیق لابن عبدالہادی: ۷ ۱۰۶، البدر المنیر: ج ۴ ص ۳۰۲، اتحاف الخیرۃ المہرۃ بزوائد المسانید العشرۃ: ۴ ۱۷۴۔

تحقیق:

یہ حدیث صحیح ہے۔ امام مروزی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا طاهر بن عمرو بن الربيع بن طارق قال حدثني ابي اخبرنا الليث عن يزيد بن ابي حبيب عن عراک بن مالک عن ابی هريرة ۔۔۔۔ الخ۔ (مختصر قيام الليل: ج ۱ ص ۳۰۰)

فائدہ:

متعدد احادیث میں نماز مغرب کو ''وتر النہار'' اور نماز وتر کو ''وتر اللیل'' کہا گیا ہے اور مذکورہ بالا سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی دونوں احادیث میں جو مغرب کی نماز کے مشابہ بنانے سے منع کیا گیا ہے اس سے مقصود یہ ہے کہ ''وتر اللیل'' میں نمازِ مغرب کی طرح صرف تین رکعات پر اکتفاء نہ کرو بلکہ اس سے پہلے تہجد بھی (دو یا چار، یا آٹھ یا اس سے زائد رکعات) پڑھو۔

۵۹۳۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَلْوِتْرُ سَبْعٌ اَوْ خَمْسٌ وَلاَ نُحِبُّ ثَلاَثاً بُتَرَاءَ۔ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ وَالطَّحَاوِيُّ وَقَالَ الْعِرَاقِيُّ اِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

☆☆ (سیدنا) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ: ''وتر سات یا پانچ رکعت ہیں اور ہم تین ناقص رکعتوں کو پسند نہیں کرتے۔'' اسے محمد بن نصر (ج ۱ ص ۳۰۰) اور طحاوی (۱۵ ۱۷) نے روایت کیا ہے اور عراقی نے کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے۔

سند:

امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا محمد بن الحجاج الحضرمي قال ثنا الخصيب بن ناصح قال ثنا يزيد بن عطاء عن الاعمش عن سعيد بن جبير عن ابن عباس ۔۔۔۔ الخ۔ (شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱۷۱۵ ۔ وله طرق اخرى)

۵۹۴۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ اَلْوِتْرُ سَبْعٌ اَوْ خَمْسٌ وَاِنِّیْ لَاَکْرَہُ اَنْ یَّکُوْنَ ثَلَاثًا بُتَرَاءَ۔ رَوَاہُ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ وَّالطَّحَاوِیُّ وَقَالَ الْعِرَاقِیُّ اِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

☆☆ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ: ''وتر سات یا پانچ رکعت ہیں اور میں ناپسند کرتی ہوں کہ وہ تین ناقص رکعتیں ہوں۔'' اسے محمد بن نصر (ج ۱ ص ۳۰۰) اور طحاوی (۱۶۹۸) نے روایت کیا ہے اور عراقی نے کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے۔

سند:

امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا احمد بن داود قال ثنا ابن ابی عمر قال ثنا سفیان عن عبدالحمید بن جبیر بن شیبة عن سعید بن المسیب عن عائشة۔۔۔۔۔الخ۔ (شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱۶۹۸)

قَالَ النِّیْمَوِیُّ اَنَّ الْوِتْرَ بِثَلَاثٍ قَدْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَجَمَاعَةٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ فَالنَّھْیُ فِیْ ھٰذِہِ الْاَحَادِیْثُ مَحْمُوْلٌ عَلٰی اَنْ یُّصَلِّیَ وِتْرًا بِثَلَاثِ رَکْعَاتٍ وَّلَمْ یَتَقَدَّمْہُ تَطَوُّعٌ اِمَّا رَکْعَتَانِ وَاِمَّا اَرْبَعُ رَکْعَاتٍ اَوْ اَکْثَرُ مِنْ ذٰلِکَ۔

☆☆ (محقق) نیموی (رحمہ اللہ) نے کہا کہ: تین رکعت وتر نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک بہت بڑی جماعت سے ثابت ہیں۔ لہٰذا ان احادیث میں جو منع کیا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ تین رکعت وتر پڑھے جائیں اور اس سے پہلے دو، چار یا اس سے زائد نفل نہ پڑھے جائیں۔

فائدہ:

مطلب یہ ہے کہ تہجد مع وتر کی تین رکعات پر اکتفا نہ کیا کرو بلکہ پانچ یا سات یعنی کم سے کم دو رکعت تہجد اور تین وتر یا چار رکعت تہجد اور تین وتر پڑھا کرو۔ ثقہ بالا جماع محدث و ناقد امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ م ۳۲۱ھ نے بھی ان احادیث میں یہی توجیہ کی ہے۔ (دیکھئے: شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱۵/۱۷)

☆☆

[Website: DifaAhleSunnat.com]

بَابُ الْوِتْرِ بِرَکْعَةٍ

باب: ایک رکعت وتر کے بیان میں

۵۹۵۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَلاَةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ صَلاَةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً وَّاحِدَةً تُوْتِرُ لَهٗ مَا قَدْ صَلّٰى۔رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ۔

☆☆(سیدنا) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رات کی نماز دو، دو رکعت ہے۔ جب تم میں سے کسی کو صبح ہو جانے کا خوف ہو تو ایک رکعت پڑھ لے وہ اس کے لئے پڑھی ہوئی نماز کو وتر بنا دے گی۔ اسے محدثین کی جماعت (بخاری: ۹۹۰، مسلم: ۷۴۹، ابن ماجہ: ۱۱۷۵، ابوداود: ۱۳۲۶، ترمذی: ۴۳۷، نسائی: ۱۶۶۸) نے روایت کیا ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

صحیح البخاری: ۹۹۰، صحیح مسلم: ۷۴۹، سنن ابن ماجہ: ۱۱۷۵، سنن ابی داود: ۱۳۲۶، سنن الترمذی: ۴۳۷، سنن النسائی: ۱۶۶۸، مؤطا مالک: ۳۹۹، مصنف عبدالرزاق: ۴۶۷۸، مسند الحمیدی: ۶۴۲، مصنف ابن ابی شیبۃ: ۶۸۰۳، مسند الامام احمد بن حنبل: ۴۸۴۸، مسند البزار: ۵۴۴۷

تحقیق:

یہ حدیث بلحاظ سند صحیح ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

حدثنا عبداللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن نافع و عبداللہ بن دینار عن ابن عمر ۔۔۔۔۔الخ۔ (صحیح البخاری: ۹۹۰)

فائدہ:

''صلی رکعۃ واحدۃ'' کا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص پہلی دو رکعتوں کے ساتھ ایک اور رکعت ملا کر (تین رکعتیں) پڑھے۔

۵۹۶۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ اِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَاِذَا فَرَغَ مِنْهَا اِضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔رَوَاهُ

الشَّیخَانِ۔

☆☆ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات میں گیارہ رکعت ادا فرماتے ،انہیں میں سے ایک کے ساتھ وتر ادا فرماتے ، پھر جب آپ اس سے فارغ ہوتے تو اپنے دائیں پہلو مبارک پر لیٹ جاتے ، یہاں تک کہ مؤذن آتا تو آپ ہلکی دو رکعتیں (یعنی سنتِ فجر)ادا فرماتے ۔اسے شیخین (بخاری:۶۲۶،مسلم :۷۳۶) نے روایت کیا ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

صحیح البخاری :۶۲۶،صحیح مسلم :۷۳۶،سنن ابن ماجہ :۱۱۹۸،سنن ابی داود: ۱۳۳۵،سنن الترمذی :۴۴۰،مسند البزار :۱۲۶،مؤطا مالک: ۳۹۳،مسند الامام احمد بن حنبل :۲۴۰۷۰،السنن الکبری للنسائی :۴۱۷،المنتقی لابن الجارود: ۲۷۹،مستخرج ابی عوانۃ :۲۲۹۹،سنن الدارقطنی:۱۵۴۵

تحقیق:

یہ حدیث بلحاظ سند صحیح ہے۔امام مسلم رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا یحییٰ بن یحییٰ قال قرأت علی مالک عن ابن شہاب عن عروۃ عن عائشۃ ۔۔۔۔الخ۔(صحیح مسلم :۷۳۶)

فائدہ:

’’**یُصَلِّی بِاللَّیلِ اِحْدٰی عَشَرَۃَ رَکْعَۃً یُوْتِرُ مِنْھَا بِوَاحِدَۃ**‘‘:مقصود یہ ہے کہ گزشتہ دس رکعات میں سے آخری دو رکعات کو مزید ایک رکعت کے ذریعے وتر بناتے تھے۔

۵۹۷۔وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَوْتَرَ بِرَکْعَۃٍ۔رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

☆☆ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا فرمائے۔اسے دارقطنی (۱۶۷۲) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تحقیق:

یہ حدیث صحیح ہے۔امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ثنا الحسین بن اسماعیل ثنا ابو یحییٰ محمد بن ابراھیم ثنا مکی بن ابراھیم ثنا حنظلۃ عن القاسم بن محمد۔۔۔۔۔الخ۔(سنن الدار قطنی:۱۶۷۲)

فائدہ:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی دیگر مفسر احادیث میں صراحت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین رکعت وتر ادا فرماتے ہیں لہٰذا اُن مفسر احادیث کے پیش نظر مذکورہ بالا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دو رکعات کے ساتھ ایک رکعت کا اضافہ کیا کرتے تھے۔

۵۹۸۔وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَفْصِلُ بَیْنَ الْوِتْرِ وَالشَّفْعِ بِتَسْلِیْمَۃٍ وَّیُسْمِعُنَاھَا۔رَوَاہُ اَحْمَدُ بِاِسْنَادٍ قَوِیٍّ۔

☆☆(سیدنا) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر اور دو رکعتوں کے درمیان سلام کا فاصلہ فرماتے اور سلام ہمیں سناتے تھے۔اسے احمد(۵۴۶۱) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند قوی ہے۔

سند:

امام احمد رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا عتاب بن زیاد حدثنا ابو حمزۃ یعنی السکری عن ابراھیم یعنی الصائغ عن نافع عن ابن عمر ۔۔۔۔۔الخ۔(مسند الامام احمد بن حنبل:۵۴۶۱)

۵۹۹۔وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَلْوِتْرُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّوْتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّوْتِرَ بِوَاحِدَۃٍ فَلْیَفْعَلْ۔رَوَاہُ الْاَرْبَعَۃُ وَآخَرُوْنَ اِلاَّ التِّرْمِذِیَّ وَالصَّوَابُ وَقْفُہٗ۔

☆☆(سیدنا) ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:''وتر ہر مسلمان پر ضروری ہیں،واجب ہیں جو شخص پسند کرتا ہے کہ پانچ رکعت وتر پڑھے تو وہ پڑھ لے اور جو شخص تین رکعت پسند کرتا ہے تو وہ ایسا کرے اور جو شخص ایک رکعت وتر پسند کرتا ہے تو وہ اس طرح کرے۔اسے ترمذی کے علاوہ اصحابِ اربعہ(ابن ماجہ:۱۱۹۰،ابوداود:۱۴۲۲،نسائی:۱۷۱۲)اور دیگر محدثین نے روایت کیا ہے اور درست یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے۔

۶۰۰۔وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّہٗ کَانَ یَفْصِلُ بَیْنَ شَفْعِہٖ وَوِتْرِہٖ بِتَسْلِیْمَۃٍ وَّاَخْبَرَ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کَانَ یَفْعَلُ ذٰلِکَ۔رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَفِیْ اِسْنَادِہٖ مَقَالٌ۔

☆☆ سالم بن عبداللہ (رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ (سیدنا) ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی دو رکعتوں اور اپنے وتر کے درمیان سلام کا فاصلہ کرتے اور (سیدنا) ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بتلایا کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ اسے طحاوی (۱۶۶۴) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند میں کلام ہے۔

تحقیق:

اسے امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ نے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

وقد حدثنا احمد بن ابی داود بن موسی قال ثنا علی بن بحر القطان قال ثنا الولید بن مسلم عن الوضین بن عطاء قال اخبرنی سالم بن عبداللہ بن عمر عن ابیہ۔۔۔۔۔ الخ۔ (شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱۶۶۴)

یہ روایت بلحاظ سند ضعیف ہے کیونکہ اس کا ایک راوی ''ابوکنانہ وضین بن عطاء بن کنانہ بن عبداللہ الخزاعی'' روایت حدیث میں ضعیف ہے۔

۶۰۱۔ وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کَانَ یُسَلِّمُ بَیْنَ الرَّکْعَۃِ وَالرَّکْعَتَیْنِ فِی الْوِتْرِ حَتّٰی یَأْمُرَ بِبَعْضِ حَاجَتِہٖ۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

☆☆ نافع سے روایت ہے کہ (سیدنا) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وتر کی ایک اور دو رکعتوں کے درمیان سلام پھیرتے، یہاں تک کہ اپنی کسی ضرورت کے متعلق کہنا ہوتا تو کہتے۔ اسے بخاری (۹۹۰) نے روایت کیا ہے۔

۶۰۲۔ وَعَنْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ الْمُزَنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صَلّٰی ابْنُ عُمَرَ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ قَالَ یَا غُلَامُ ارْحَلْ لَنَا ثُمَّ قَامَ وَاَوْتَرَ بِرَکْعَۃٍ۔ رَوَاہُ سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَقَالَ الْحَافِظُ (ابْنُ حَجَرِ الْعَسْقَلَانِیُّ) فِی الْفَتْحِ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ۔

☆☆ بکر بن عبداللہ مزنی (رحمہ اللہ) سے منقول ہے کہ (سیدنا) ابن عمر رضی اللہ عنہما نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر فرمایا: ''اے غلام! ہمارے لیے سواری پر کجادہ ڈال دو۔'' پھر کھڑے ہو کر ایک رکعت وتر پڑھا۔ اسے سعید بن منصور نے روایت کیا ہے اور حافظ (ابن حجر) نے فتح (الباری) میں کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے۔

۶۰۳۔ وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ قَالَ اَوْتَرَ مُعَاوِیَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بَعْدَ الْعِشَآءِ بِرَکْعَۃٍ وَعِنْدَہٗ مَوْلًی لِاِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَاَتَی ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فَاَخْبَرَہٗ فَقَالَ دَعْہُ فَاِنَّہٗ قَدْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

☆☆ (حضرت) ابن ابی ملیکہ (رحمہ اللہ) سے منقول ہے کہ (سیدنا) معاویہ رضی اللہ عنہ نے عشاء کے بعد ایک رکعت وتر ادا کیا، ان کے پاس (حضرت سیدنا) ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا آزاد کردہ غلام بھی تھا، اس نے (سیدنا) ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آ کر انہیں یہ بات بتائی تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''انہیں چھوڑ دو کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی ہیں۔'' اسے بخاری (۳۷۶۴) نے روایت کیا ہے۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

تحقیق:

یہ اثر بلحاظ سند صحیح ہے۔امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا الحسن بن بشر حدثنا المعافی عن عثمان بن الاسود عن ابن ابی ملیکة۔۔۔۔الخ۔(صحیح البخاری: ۳۷۶۴)

۶۰۴۔وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ التَّمِيْمِيِّ قَالَ قُلْتُ لَا يَغْلِبُنِي اللَّيْلَةَ عَلَى الْمَقَامِ اَحَدٌ فَقُمْتُ اُصَلِّيْ فَوَجَدْتُ حِسَّ رِجْلٍ مِّنْ خَلْفِ ظَهْرِيْ فَإِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَتَنَحَّيْتُ لَهُ فَتَقَدَّمَ فَاسْتَفْتَحَ الْقُرْآنَ حَتّٰى خَتَمَ ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ فَقُلْتُ اَوْهَمَ الشَّيْخُ فَلَمَّا صَلّٰى قُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّمَا صَلَّيْتَ رَكْعَةً وَّاحِدَةً فَقَالَ اَجَلْ هِيَ وِتْرِيْ۔رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

☆☆عبدالرحمن تیمی (رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ میں نے (اپنی جی) میں کہا کہ آج رات تہجد کے لیے کھڑا ہونے میں مجھ سے کوئی نہیں بڑھ سکتا، میں کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا، میں نے اپنے پیچھے کسی شخص کے پاؤں کی چاپ سنی تو وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے، میں ان کی خاطر ایک طرف ہو گیا، انہوں نے آگے بڑھ کر قرآن پاک شروع کیا۔ یہاں تک کہ پورا قرآن ختم کر لیا، پھر رکوع اور سجدہ کیا، میں نے کہا بوڑھے کو وہم ہو گیا ہے، جب وہ نماز پڑھ چکے، میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ نے تو ایک رکعت پڑھی ہے، انہوں نے کہا ہاں یہ میرے وتر ہیں۔اسے طحاوی (۱۷۵۰) اور دارقطنی (۱۶۷۳) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

تحقیق:

اسے امام طحاوی رحمہ اللہ نے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا ابو بکرة قال ثنا ابو داود قال ثنا فلیح بن سلیمان الخزاعی قال ثنا محمد بن المنکدر عن عبدالرحمن التیمی۔۔۔۔۔الخ۔(شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱۷۵۰)

یہ اثر بلحاظ سند ضعیف ہے۔اس کے ایک راوی ''ابو یحییٰ فلیح بن سلیمان بن ابو المغیرہ الخزاعی المدنی'' کی فضائل اور ترغیب و ترہیب میں روایات تو لے جا سکتی ہیں مگر احکام میں اس کی روایات حجت بننے کی صلاحیت نہیں رکھتی ہیں۔

چنانچہ امام ابو عبدالرحمن نسائی رحمہ اللہ م ۳۰۳ھ فرماتے ہیں:

''**فلیح بن سلیمان لیس بالقوی**'' کہ فلیح بن سلیمان قوی نہیں ہے۔(سنن النسائی: ۱۸۰۲)

امام ابو زکریا یحییٰ بن معین رحمہ اللہ م ۲۳۳ھ فرماتے ہیں کہ:

اس کی روایت کو حجت نہ بنایا جائے قابل اعتماد نہیں اس کی حدیث سے پرہیز کیا جائے۔(کتاب الجرح والتعدیل: ج ۳ ص ۸۵، میزان

الاعتدال: ج ۲ ص ۳۳۶)

امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ:

'' **لیس بالقوی** '' یہ قوی نہیں ہے۔ (کتاب الجرح والتعدیل: ج ۳ ص ۸۵، میزان الاعتدال: ج ۲ ص ۳۳۶)

محدث ابوکامل مظفر بن مدرک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

کہ تین آدمیوں کی حدیث سے پرہیز کیا جائے یعنی محمد بن طلحہ بن مصرف اور ایوب بن عتبہ اور فلیح بن سلیمان ۔(میزان: ج ۳ ص ۶۷، وج ۲ ص ۳۳۶، ومقدمہ فتح الباری: ص ۴۳۹)

امام ابوداود رحمہ اللہ م ۲۷۵ھ فرماتے ہیں:

کہ اس حدیث سے حجت نہ پکڑی جائے۔ (میزان: ج ۳ ص ۷۶)

محدث آجری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

میں نے امام ابوداود کو کہا کہ اامم یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عاصم بن عبید اللہ اور ابن عقیل اور فلیح بن سلیمان کی حدیث سے حجت نہ پکڑی جائے تو امام ابوداود رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے سچ فرمایا ہے۔ (تہذیب: ج ۸ ص ۳۰۴)

امام حاکم ابواحمد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ:

فلیح محدثین کے نزدیک متین یعنی مضبوط نہیں ہے۔

امام علی بن المدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

عبدالحمید بن سلیمان اور فلیح بن سلیمان دونوں بھائی ضعیف ہیں۔

محدث ساجی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

فلیح سچا ہے لیکن بھول جاتا ہے۔

محدث رملی رحمہ اللہ امام ابوداود رحمہ اللہ کے حوالے سے کہتے ہیں کہ:

'' **لیس بشیء** '' یہ کچھ نہیں ہے۔ (تہذیب: ج ۸ ص ۳۰۴)

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ م ۳۲۱ھ فرماتے ہیں:

فلیح بن سلیمان لیس معه من الاتقان ولا من الثبت فی الروایة کما مع الذی روی الحدیث وهو حماد بن سلمة عن ثابت البنانی۔ (مشکل الآثار: ج ۳ ص ۳۰۴)

کہ فلیح بن سلیمان میں وہ مضبوطی وقوت نہیں روایت میں جو حماد بن سلمہ کو ثابت بنانی کی روایت میں حاصل ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ م ۸۵۲ھ فرماتے ہیں:

[Website: DifaAhleSunnat.com]

'' صدوق کثیر الخطاء '' کہ یہ سچا ہے لیکن روایت حدیث میں بہت زیادہ غلطیاں کرنے والا ہے۔ (تقریب: ص ۲۷۷)
یہی بات غالی غیر مقلد عبدالرحمن مبارکپوری نے بھی کہی ہے۔ (تحفۃ الاحوذی: ج ا ص ۲۲۴ و ج ا ص ۲۴۱)
بعض محدثین نے امام بخاری رحمہ اللہ پر اعتراض کیا ہے کہ فلیح بن سلیمان اس درجہ کا راوی نہیں تھا کہ وہ بخاری کی زینت بنتا۔ اس لیے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ جواب میں لکھتے ہیں:

قلت لم یعتمد علیه البخاری علی مالک و ابن عیینة و اضر بهما و انما اخرج له احادیث اکثرها فی المناقب و بعضها فی الرقاق۔ (مقدمه فتح الباری: ۴۳۵)

کہ میں کہتا ہوں کہ امام بخاری رحمہ اللہ کا فلیح پر اعتماد ایسا نہیں جیسا کہ امام مالک رحمہ اللہ وسفیان بن عیینہ رحمہ اللہ وغیرہما پر ہے صرف چند حدیثیں صحیح بخاری میں اس کی ذکر کی ہیں اکثر تو مناقب میں ہیں اور بعض دل کو نرم کرنے والی چیزوں کے بیان میں ہیں۔
حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ:

واصعب مارمی به ما ذکر عن ابن معین عن ابی کامل قال کنا نتهمه لانه تناول من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ (میزان: ج ۲ ص ۳۳۶)

اور بہت سخت الزام اس پر ہے جو امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ محدث ابوکامل رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ ہمارے نزدیک یہ فلیح متہم ہے کیونکہ یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی برائی بیان کرتا تھا۔

۶۰۵۔ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ سَلِمَۃَ قَالَ اَمَّنَا سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ صَلاۃِ الْعِشَآءِ الآخِرَۃِ فَلَمَّا انْصَرَفَ تَنَحّٰی فِیْ نَاحِیَۃِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰی رَکْعَۃً فَاتَّبَعْتُہٗ فَاَخَذْتُ بِیَدِہٖ فَقُلْتُ یَا اَبَا اِسْحَاقَ مَا ھٰذِہِ الرَّکْعَۃُ فَقَالَ وِتْرٌ اَنَامُ عَلَیْہِ قَالَ عَمْرٌو فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِمُ [ ] صْعَبِ بْنِ سَعْدٍ فَقَالَ کَانَ یُوْتِرُ بِرَکْعَۃٍ یَعْنِیْ سَعْدًا۔ رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُہٗ حَسَنٌ۔

☆☆ عبداللہ بن سلمہ (رحمہ اللہ) بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ہمیں عشاء کی امامت کرائی، جب انہوں نے سلام پھیرا تو مسجد کے ایک کونہ میں ہو کر ایک رکعت پڑھی، میں بھی ان کے پیچھے ہولیا۔ میں نے ان کا ہاتھ پکڑ کر کہا: اے ابواسحاق! یہ ایک رکعت کیا ہے؟ انہوں نے کہا: وتر ہیں، میں پوھ کر سوجاتا ہوں، عمرو بن مرہ (جو کہ عبداللہ بن سلمہ کے اس حدیث میں شاگرد ہیں) نے کہا: میں نے یہ بات حضرت سعد کے بیٹے مصعب سے بیان کی تو انہوں نے بتایا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ ایک رکعت پڑھتے تھے۔ اسے طحاوی (۱۷۵۳) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

سند:

امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا محمد بن خزیمة قال ثنا عبداللہ بن رجاء قال ثنا شعبة عن عمرو بن مرة عن عبداللہ بن سلمة ۔۔۔۔الخ۔(شرح معانی الآثار للطحاوی:۱۷۵۳)

۶۰۲۔وَعَنْ عَبْدِاللہِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صَغِيْرٍ رَضِيَ اللہُ عَنْہُ وَكَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَدْ مَسَحَ وَجْهَهٗ زَمَنَ الْفَتْحِ اَنَّهٗ رَاٰى سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللہُ عَنْہُ وَكَانَ سَعْدٌ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَآءِ لَا يَزِيْدُ عَلَيْهَا حَتّٰى يَقُوْمَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ۔رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

☆☆(سیدنا) عبداللہ بن ثعلبہ بن صغیر رضی اللہ عنہ جن کے چہرے پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر ہاتھ مبارک پھیرا تھا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو جو نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ بدر میں حاضر ہوئے تھے، عشاء کی نماز کے بعد ایک رکعت وتر پڑھتے ہوئے دیکھا، حضرت سعد رضی اللہ عنہ رات کے درمیان (تہجد کے لیے) کھڑے ہونے تک اس سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔اسے بیہقی نے معرفۃ السنن (۵۴۵۹) میں روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

فائدہ:

مذکورہ بالا آثار میں یہ احتمال موجود ہے کہ ان حضرات نے پہلے پڑھی گئی دو رکعت کے ساتھ مزید ایک رکعت کو ملایا ہو جسے راویوں نے رکعۃ واحدۃ سے تعبیر کیا ہے۔

قَالَ النِّيْمَوِيُّ وَفِي الْبَابِ آثَارٌ اُخْرٰى جُلُّهَا لَا تَخْلُوْ عَنْ مَقَالٍ وَالْاَمْرُ وَاسِعٌ لٰكِنَّ الْاَفْضَلَ اَنْ يُصَلِّيَ تَطَوُّعًا ثُمَّ يُصَلِّيَ الْوِتْرَ بِثَلَاثِ رَكْعَاتٍ مَوْصُوْلَةٍ۔

☆☆(محقق) نیموی (رحمہ اللہ) نے کہا: اس باب میں دیگر آثار بھی ہیں، ان میں اکثر کلام سے خالی نہیں (یعنی اکثر پر کلام ہے)۔معاملہ میں گنجائش ہے لیکن افضل یہ ہے کہ نفل پڑھے جائیں پھر تین رکعات وتر ایک تشہد کے ساتھ پڑھے۔

فائدہ:

واضح رہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صرف ایک وتر پڑھنا صراحتاً کسی بھی قولی یا فعلی حدیث سے ثابت نہیں۔چنانچہ مشہور شافعی محدث حافظ ابن الصلاح رحمہ اللہ م ۶۴۳ھ فرماتے ہیں:

لا نعلم فی روایات الوتر مع کثرتها انه علیه السلام اوتر برکعة فحسب۔(تلخیص الحبیر:۲/۱۵)

وتر کی احادیث کی کثرت کے باوجود ہم نہیں جانتے کہ کسی (مرفوع) حدیث میں آیا ہو کہ نبی علیہ السلام نے وتر کی صرف ایک رکعت پڑھی ہے۔

بعض حضرات نے وتر کی ایک رکعت ہونے پر اس قولی حدیث استدلال کیا ہے جس میں ''**صل رکعة واحدة**'' کے الفاظ آئے ہیں لیکن حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ م ۸۵۲ھ انکار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وتعقب بانه لیس صریحا فی الفصل، فیحتمل ان یرید بقوله: صل رکعة واحدة ای مضافة الی رکعتین مما مضی۔(فتح الباری: ۲/۶۱۰)

یہ استدلال مردود ہے کیوں کہ یہ حدیث صرف ایک رکعت کے الگ پڑھنے میں صریح نہیں ہے۔اس لئے کہ احتمال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد صل رکعة واحدة سے یہ ہو کہ وہ شخص پہلی دو رکعتوں کے ساتھ ایک اور رکعت ملا کر (تین رکعتیں) پڑھے۔

☆☆

بَابُ الْوِتْرِ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ

باب: تین رکعات وتر کے بیان میں

۶۰۷۔ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا کَیْفَ کَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَزِیْدُ فِیْ رَمَضَانَ وَلَا فِیْ غَیْرِهٖ عَلٰی اِحْدٰی عَشْرَةَ رَکْعَةً یُصَلِّیْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ یُصَلِّیْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ یُصَلِّیْ ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ یَا عَائِشَةُ اِنَّ عَیْنَیَّ تَنَامَانِ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

☆☆ ابوسلمہ بن عبدالرحمن (رحمہ اللہ) نے (ام المؤمنین) عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز رمضان میں کیسی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ رمضان اور غیر رمضان میں آپ گیارہ رکعات سے زیادہ نہ پڑھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چار رکعات پڑھتے تھے پس تو ان رکعتوں کے حسن اور طوالت کے متعلق سوال مت کر (یعنی حد سے زیادہ حسین وطویل رکعات تھیں) پھر چار رکعات پڑھتے تھے پس تو ان کے حسن اور طوالت کے متعلق سوال مت کر۔ پھر آپ تین رکعات (وتر) پڑھتے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا آپ وتر ادا فرمانے سے پہلے سو جاتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اے عائشہ! بلاشبہ میری آنکھیں سو جاتی ہیں مگر میرا دل نہیں سوتا۔'' اسے بخاری (۳۵۶۹) نے روایت کیا ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

صحیح البخاری: ۳۵۶۹، صحیح مسلم: ۷۳۸، سنن ابی داود: ۱۳۴۱، سنن الترمذی: ۴۳۹، السنن الکبری للنسائی: ۳۹۲، مؤطا مالک: ۳۹۴، مصنف عبدالرزاق: ۴۷۱۱، مسند اسحاق بن راھویہ: ۱۱۳۰، مسند الامام احمد بن حنبل: ۲۴۴۴۶، صحیح ابن خزیمہ: ۴۹، مستخرج ابی عوانۃ: ۳۰۵۲

تحقیق:

یہ حدیث بلحاظ سند صحیح ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا عبداللہ بن مسلمة عن مالک عن سعید المقبری عن ابی سلمة بن عبدالرحمن انه سأل عائشة۔۔۔۔الخ۔ (صحیح البخاری: ۳۵۶۹)

[Website: DifaAhleSunnat.com]

فائدہ:

اس حدیث میں آٹھ رکعات تہجد اور تین وتر پڑھنے کا ذکر ہے۔ اور اس طرح کی احادیث کا ظاہر یہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ تین رکعات وتر ایک ہی سلام کے ساتھ پڑھتے تھے۔ چنانچہ غالی غیر مقلد مبارکپوری نے بھی مذکورہ حدیث کے الفاظ'' **ثم یصلی ثلاثا** ''(کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر تین رکعات وتر پڑھتے تھے) کی شرح میں لکھا ہے:

والظاہر انہا متصلات۔ (تحفۃ الاحوذی: ۱/۳۳۱)

ظاہر یہی ہے کہ یہ تین رکعات بھی ایک سلام کے ساتھ تھیں۔

۶۰۸۔وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاس عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ رَقَدَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَاسْتَيْقَظَ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُوْلُ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ فَقَرَءَ هٰؤُلَاءِ الْاٰيٰتِ حَتّٰى خَتَمَ السُّوْرَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَاَطَالَ فِيْهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَكْعَاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ يَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيَقْرَءُ هٰؤُلَاءِ الْاٰيٰتِ ثُمَّ اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

☆☆علی بن عبداللہ (رحمہ اللہ) نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کہ وہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سوئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے اور آپ نے مسواک کی اور یہ آیات پڑھتے ہوئے وضو کیا:: ''**اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَاب**''(بلاشبہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے اور دن اور رات کے بدلنے میں یقیناً سمجھداروں کے لئے نشانیاں ہیں) یہاں تک کہ آپ نے سورۃ مبارکہ ختم فرمائی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور دو رکعت نماز پڑھی اور ان رکعات میں رکوع اور سجود کو لمبا کیا، پھر آپ سلام پھیر کر سو گئے، یہاں تک کہ آپ نے خراٹے بھرے، اس طرح تین بار چھ رکعت ادا فرمائیں، ہر بار مسواک اور وضو کرتے اور یہ آیات تلاوت فرماتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین رکعت وتر پڑھے۔ اسے مسلم (۷۶۳) نے روایت کیا ہے۔

تحقیق:

یہ حدیث بلحاظ سند صحیح ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا واصل بن عبدالاعلی حدثنا محمد بن فضیل عن حصین بن عبدالرحمن عن حبیب بن ابی ثابت عن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس عن ابیہ عن عبداللہ بن عباس ۔۔۔۔۔الخ۔ (صحیح مسلم: ۷۶۳)

۶۰۹۔وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كَانَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ

الْاَعْلیٰ وَ قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ وَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔ رَوَاہُ الْخَمْسَۃُ اِلاَّ اَبَادَاوٗدَ وَاِسْنَادُہٗ حَسَنٌ۔

☆☆ (سیدنا) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتروں میں {**سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلیٰ**}، {**قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْن**} اور {**قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ**} پڑھا کرتے تھے۔ اسے ابوداود کے سوا اصحابِ خمسہ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

سنن ابن ماجہ: ۱۱۷۲، سنن الترمذی: ۴۶۲، مصنف ابن ابی شیبۃ: ۶۸۸۰، مسند الامام احمد بن حنبل: ۲۷۲۰، سنن الدارمی: ۱۶۲۷، مسند ابی یعلی الموصلی: ۲۵۵۵، المعجم الاوسط للطبرانی: ۲۱۷۲، المعجم الصغیر للطبرانی: ۹۶۱، المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۲۴۳۴، السنن الکبری للبیہقی: ۴۸۵۷

تحقیق:

اسے امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا نصر بن علی الجهضمی قال حدثنا ابو احمد قال حدثنا یونس بن ابی اسحاق عن ابیه عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ۔۔۔۔۔ الخ۔ (سنن ابن ماجه: ۱۱۷۲)

یہ حدیث صحیح وثابت ہے۔ اس کے کافی شواہد ومؤیدات پائے جاتے ہیں۔

۶۱۰۔ وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلیٰ وَ قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ وَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔ رَوَاہُ الْخَمْسَۃُ اِلاَّ التِّرْمِذِیَّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

☆☆ (سیدنا) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتروں میں {**سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلیٰ**}، {**قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْن**} اور {**قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ**} پڑھا کرتے تھے۔ اسے ترمذی کے سوا اصحابِ خمسہ (ابن ماجہ: ۱۱۷۱، ابوداود: ۱۴۲۳، نسائی: ۱۷۲۹، احمد: ۲۱۱۴۱) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

سنن ابن ماجہ: ۱۱۷۱، سنن ابی داود: ۱۴۲۳، سنن النسائی: ۱۷۲۹، مسند الامام احمد بن حنبل: ۲۱۱۴۱، مسند ابی داود الطیالسی: ۵۴۸، مصنف

ابن ابی شیبۃ: ۶۸۸۸، المنتقی لابن الجارود: ۲۷۱، شرح مشکل الآثار للطحاوی: ۴۵۰۴، صحیح ابن حبان: ۲۴۳۶، المعجم الاوسط للطبرانی: ۱۶۶۶۔

تحقیق:

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ قال حدثنا ابو حفص الابار قال حدثنا الاعمش عن طلحۃ وزبید عن ذر عن سعید بن عبدالرحمن بن ابزی عن ابیہ عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ۔۔۔۔ الخ۔ (سنن ابن ماجہ: ۱۱۷۱)

یہ حدیث تغلیباً بخاری ومسلم کی شرط پر صحیح وثابت ہے۔اس کے کافی شواہد پائے جاتے ہیں۔

۶۱۱۔ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَئُ فِيْ الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِيْ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَااَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِيْ الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَلَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِيْ آخِرِهِنَّ وَيَقُوْلُ يَعْنِيْ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثًا۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

☆☆ اور انہی (سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی پہلی رکعت میں {**سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى**} دوسری رکعت میں {**قُلْ يَااَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ**} اور تیسری رکعت میں {**قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ**} پڑھا کرتے تھے۔ اور سلام آخر ہی میں پھیرتے تھے۔ اور سلام کے بعد تین دفعہ {**سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ**} پڑھتے۔ اسے نسائی (۱۷۰۱) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

سنن النسائی: ۱۷۰۱، عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی: ۷۰۶، السنن الکبریٰ للنسائی: ۴۴۶، ۱۰۵۰۸، عمل الیوم واللیلۃ للنسائی: ۷۴۰۔

تحقیق:

امام نسائی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

اخبرنا یحییٰ بن موسیٰ قال انبأنا عبدالعزیز بن خالد قال حدثنا سعید بن ابی عروبۃ عن قتادۃ عن عزرۃ عن سعید بن عبدالرحمن بن ابزی عن ابیہ عن ابی بن کعب۔۔۔۔ الخ۔ (سنن النسائی: ۱۷۰۱)

یہ حدیث بلا غبار صحیح وثابت ہے۔ سعید بن ابی عروبہ اور قتادہ کی دیگر راویوں نے متابعت کر رکھی ہے۔ (دیکھئے: سنن النسائی: ۱۶۹۹، سنن ابن

ماجہ:۱۱۷۱) حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے کے نزدیک بھی یہ حدیث صحیح ہے، چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے امام محمد بن نصر المروزی کے ایک غلط، باطل و مردود قول کہ ''ہم نے کوئی ایسی صحیح صریح حدیث نہیں پائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین وتر ایک سلام کے ساتھ پڑھے ہوں۔'' کو مردود قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ اس بابت دو حدیثیں موجود ہیں جن میں تین وتر ایک سلام کے ساتھ ہونے کی تصریح ہے ، پھر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے وہ دو حدیثیں ذکر فرمائیں جن میں سے ایک مذکور حدیث بھی ہے۔(دیکھئے: فتح الباری: ۲/ ۶۱۱، نیز دیکھئے: عون المعبود شرح سنن ابی داود: ۳/ ۱۸۲) معلوم ہوا کہ حافظ موصوف کے نزدیک یہ حدیث صحیح ہے۔

نیز متعدد غالی غیر مقلدین جیسے ابوالاشبال شاغف، احمد مجتبیٰ اور ناصر الدین البانی وغیرہم نے بھی اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔(حاشیۃ التعلیقات السلفیۃ: ۲/ ۴۹۱، سنن النسائی بتحقیق الالبانی: ۱۷۰۱)

غیر مقلدین کے محدثِ اعظم عبداللہ روپڑی نے بھی اس حدیث کی صحت کو تسلیم کیا ہے۔(اہلحدیث کے امتیازی مسائل: ص ۸۸)

مزید برآں غالی غیر مقلد محمد امین نے بھی ہے کہ:

دیگر صحیح وایات سے اس حدیث کے مفہوم کی تائید ہوتی ہے اور یہ روایت معناً صحیح وقابل عمل ہے۔(ملخصاً: سنن النسائی بفوائد الامین ج ۳ ص ۸۰۸ ح: ۱۷۰۲)

فائدہ:

اس صحیح صریح حدیث سے معلوم ہوا کہ وتر تین رکعت ایک سلام کے ساتھ ہیں۔ نیز وتر کی ان تین رکعت میں سے دو رکعت کے بعد قعدہ بھی کیا جائے گا اور اس میں تشہد بھی پڑھا جائے گا چنانچہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک حدیث میں ہے کہ: ''**کان یقول فی کل رکعتین التحیۃ**'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر دو رکعتوں کے بعد التحیات پڑھا کرتے تھے۔(صحیح مسلم: ۱۰۴۵) اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام نمازوں کا ضابطہ بیان فرمادیا گیا کہ ہر دو رکعت کے بعد التحیات پڑھنا چاہیے۔

۶۱۲۔ وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی اَنَّهٗ صَلّٰی مَعَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الْوِتْرَ فَقَرَئَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَفِی الثَّانِیَةِ قُلْ یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ وَفِی الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثًا یَمُدُّ صَوْتَهٗ بِالثَّالِثَةِ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَاَحْمَدُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ وَالنَّسَائِیُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ۔

☆☆ (سیدنا) عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ وتر پڑھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلی رکعت میں {**سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی**} دوسری رکعت میں {**قُلْ یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ**} اور تیسری رکعت میں {**قُلْ هُوَ اللّٰهُ هُوَ اَحَدٌ**} تلاوت فرمائی۔ اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین بار {**سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْس**} پڑھا اور تیسری بار اپنی آواز کو بلند فرمایا۔ اسے طحاوی (۱۷۳۵)، احمد (۱۵۳۵۸)، عبد بن حمید اور نسائی (۱۷۳۲) نے

[Website: DifaAhleSunnat.com]

روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱۷۳۵، مسند الامام احمد بن حنبل: ۱۷۳۵، سنن النسائی: ۱۷۳۲، مصنف ابن ابی شیبۃ: ۶۸۷۳، السنن الکبری للنسائی: ۱۴۳۹، عمل الیوم واللیلۃ للنسائی: ۷۳۲، المستدرک علی الصحیحین للحاکم: ۱۰۰۹، جامع الاصول: ۴۱۴۶، مشکاۃ: ۱۲۷۵

تحقیق:

امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا ابوبکرۃ قال ثنا ابو المطرف بن ابی الوزیر قال ثنا محمد بن طلحۃ عن زبید عن ذر عن سعید بن عبدالرحمن بن ابزی عن ابیہ۔۔۔۔۔الخ۔ (شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱۷۳۵)

یہ حدیث بخاری ومسلم کی شرط پر صحیح وثابت ہے۔ چنانچہ امام ابوعبداللہ حاکم رحمہ اللہ م ۴۰۵ھ نے اسے صحیحین کی شرط پر صحیح قرار دیا ہے ۔(المستدرک: ۱۰۰۹) اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ م ۷۴۸ھ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔(دیکھئے: المستدرک مع تلخیص الذہبی: ۱۰۰۹)

۶۱۳۔ وَعَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰی عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ لَا يُسَلِّمُ فِیْ رَكْعَتَیِ الْوِتْرِ۔ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَآخَرُوْنَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

☆☆ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی دو رکعتوں میں سلام نہیں پھیرتے تھے۔ اسے نسائی (۱۶۹۸) اور دیگر محدثین نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

سنن النسائی: ۱۶۹۸، مؤطا امام محمد: ۲۶۶، مصنف ابن ابی شیبۃ: ۶۸۴۲، السنن الکبری للنسائی: ۱۴۰۴، المستدرک علی الصحیحین للحاکم: ۱۱۴۰، شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱۶۷۰، المعجم الاوسط للطبرانی: ۶۶۶۱، المعجم الصغیر للطبرانی: ۹۹۰، مسند الشامیین للطبرانی: ۹۱۷، سنن الدارقطنی: ۱۶۶۵، السنن الکبری للبیہقی: ۴۸۱۴

تحقیق:

اسے امام نسائی رحمہ اللہ نے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

اخبرنا اسماعیل بن مسعود قال حدثنا بشر بن المفضل قال حدثنا سعید عن قتادۃ عن زرارۃ بن اوفی عن سعد

بن هشام ان عائشة رضی الله عنها حدثته۔۔۔۔الخ۔(سنن النسائی:١٦٩٨)

یہ حدیث حسن درجہ کی ہے جبکہ حافظ ابن الملقن رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔(تحفۃ المحتاج:١/٤٠٥ بحوالہ تعلیق علی النسائی :١٦٩٩)ولہ شواھد۔

فائدہ:

مطلب یہ ہے کہ دو رکعتوں کے بعد سلام نہیں پھیرتے تھے بلکہ تین رکعات کے بعد پھیرتے تھے جیسا کہ اگلی حدیث میں وضاحت ہے۔نیز مستدرک حاکم(١١٤٠)میں اس حدیث کے آخر میں یہ اضافہ بھی موجود ہے کہ:

وهذا وتر امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضی الله عنه وعنه اخذه اهل المدينة۔(المستدرک علی الصحيحين:١١٤٠)

اور امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے وتر پڑھنے کا طریقہ بھی یہی تھا اور ان ہی سے اہل مدینہ نے یہ طریقہ حاصل کیا۔

٦١٤۔وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا صَلَّى الْعِشَاءَ دَخَلَ الْمَنْزِلَ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهُمَا رَكْعَتَيْنِ اَطْوَلَ مِنْهُمَا ثُمَّ اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ۔رَوَاهُ اَحْمَدُ بِاِسْنَادٍ يُعْتَبَرُ بِهٖ۔

☆☆عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب عشاء کی نماز پڑھ لیتے تو گھر تشریف لاتے،پھر دو رکعت پڑھتے،پھر ان سے لمبی دو رکعت ادا فرماتے،پھر آپ تین رکعت وتر ادا فرماتے،آپ ان کے درمیان فاصلہ نہیں فرماتے تھے۔اسے احمد(٢٥٢٢٣)نے قابل اعتبار سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

تحقیق:

یہ حدیث حسن لغیرہ درجہ کی ہے۔امام احمد رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا ابو النضر حدثنا محمد يعنی ابن راشد عن يزيد بن يعفر عن الحسن عن سعد بن هشام عن عائشة ۔۔۔۔الخ۔(مسند الامام احمد:٢٥٢٢٣)

٦١٥۔وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِكَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوْتِرُ قَالَتْ بِاَرْبَعٍ وَثَلَاثٍ وَسِتٍّ وَثَلَاثٍ وَثَمَانٍ وَثَلَاثٍ وَعَشَرَةٍ وَثَلَاثٍ وَلَمْ يَكُنْ يُوْتِرُ بِاَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَ عَشَرَةَ وَلَا اَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ ۔رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

☆ ☆ عبداللہ بن قیس کا بیان ہے کہ میں نے (ام المؤمنین) عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتنی رکعت وتر پڑھتے تھے تو عائشہ رضی اللہ عنہا کہا کہ چار اور تین، چھ اور تین، آٹھ اور تین، دس اور تین رکعت۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (عموماً) تیرہ رکعات سے زیادہ اور سات سے کم نہیں پڑھتے تھے۔ اسے احمد (۲۵۱۵۹)، ابوداود (۱۳۶۲) اور طحاوی (۱۶۹۷) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

مسند الامام احمد بن حنبل: ۲۵۱۵۹، سنن ابی داود: ۱۳۶۲، شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱۶۹۷، السنن الکبری للبیہقی: ۴۸۰۴، مسند الشامیین للطبرانی: ۱۹۱۸، مختصر قیام اللیل وقیام رمضان وکتاب الوتر للمروزی: ج ۱ ص ۲۸۲، مسند اسحاق بن راہویہ: ۱۶۶۷۔

تحقیق:

امام احمد رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا عبدالرحمن عن معاویة عن عبداللہ بن ابی قیس قال سألت عائشة۔۔۔۔الخ۔ (مسند الامام احمد بن حنبل: ۲۵۱۵۹)

یہ حدیث بلحاظ سند مسلم کی شرط پر صحیح وثابت ہے۔ چنانچہ متعدد غالی غیر مقلدین جیسے زبیر علی زئی، ناصر الدین البانی اور محقق شعیب ارناؤط وغیرہم نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔ (دیکھئے: سنن ابی داود بتحقیق الزبیر: ج ۲ ص ۹۶، سنن ابی داود بتحقیق الالبانی: ۱۳۶۲، مسند الامام احمد بتحقیق الشعیب: ۲۵۱۵۹)

فائدہ:

اس حدیث سے مختلف احادیث میں تطبیق پیدا ہوجاتی ہے کیونکہ اس میں واضح طور پر بتلا دیا گیا ہے کہ جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات رکعات پڑھی تو وہاں چار نفل اور تین وتر ہوتی، اور جہاں گیارہ پڑھی وہاں آٹھ نفل اور تین وتر ہوتی اور جہاں تیرہ پڑھی وہاں دس نفل اور تین وتر ہوتی۔ لہٰذا وتر تین رکعات ہی ہیں۔

۶۱۶۔ وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَيِّ شَيْئٍ كَانَ يُوْتِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَتْ كَانَ يَقْرَئُ فِي الْاُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْاَرْبَعَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

☆ ☆ عبدالعزیز بن جریج نے کہا، میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس سورۃ کے ساتھ وتر ادا فرماتے تھے؟ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ: ” آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلی رکعت میں {سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى} دوسری میں {قُلْ

يَاأَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ}اور تیسری میں { قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ}اور معوذتین تلاوت فرماتے تھے۔"اسے احمد (۲۵۹۰۶)اور نسائی کے سوا اصحابِ اربعہ(ابن ماجہ: ۱۱۷۳،ابوداود: ۱۴۲۴،ترمذی: ۴۶۳) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

مسند الامام احمد بن حنبل: ۲۵۹۰۶،سنن ابن ماجہ: ۱۱۷۳،سنن ابی داود: ۱۴۲۴،سنن الترمذی: ۴۶۳،مسند اسحاق بن راہویہ: ۱۶۷۸، المستدرک علی الصحیحین للحاکم: ۳۹۲۱،السنن الکبری للبیہقی: ۴۸۵۴،شرح السنۃ للبغوی: ۹۷۴۔

تحقیق:

اسے امام احمد رحمہ اللہ نے درج ذیل سند کے ساتھ بیان کیا ہے:

حدثنا محمد بن مسلمة عن خصيف عن عبدالعزيز بن جريج قال سألت عائشة ۔۔۔الخ۔(مسند الامام احمدبن حنبل: ۲۵۹۰۶)

یہ حدیث شواہدات ومؤیدات کی بناء پر حسن درجہ کی ہے۔

۶۱۷۔وَعَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَئُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَصَحَّحَهُ۔

☆☆عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تین رکعت وتر ادا فرماتے تھے،پہلی رکعت میں {سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى} دوسری میں {قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُوْن}اور تیسری رکعت میں { قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس} تلاوت فرماتے۔اسے دارقطنی (۱۶۷۶)اور طحاوی (۱۶۹۴) نے روایت کیا ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

سنن الدارقطنی: ۱۱۴۴،شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱۶۹۴،المستدرک علی الصحیحین للحاکم: ۱۱۴۴، ۳۹۲۰،السنن الکبری للبیہقی: ۴۸۵۱،صحیح ابن حبان: ۲۴۴۸،شعب الایمان للبیہقی: ۲۲۹۶،معرفۃ السنن والآثار للبیہقی: ۵۵۵۴،شرح السنۃ للبغوی: ۹۷۳۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

تحقیق:

یہ حدیث حسن درجہ کی ہے۔امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا الحسین بن اسماعیل ثنا ابو اسماعیل الترمذی ثنا ابن ابی مریم ثنا یحییٰ بن ایوب عن یحییٰ بن سعید عن عمرۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا۔۔۔۔الخ۔(سنن الدارقطنی: ۱۶۷۶)

۶۱۸۔وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ دَفَنَّا اَبَابَکْر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَیلاً فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِنِّیْ لَمْ اُوْتِرْ فَقَامَ وَصَفَفْنَاوَرَآءَہٗ فَصَلّٰی بِنَاثَلاَثَ رَکْعَاتٍ لَمْ یُسَلِّمْ الاَّفِیْ آخِرِھِنَّ۔اَخْرَجَہُ الطَّحَاوِیُ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

☆☆مسور بن مخرمہ (رحمہ اللہ) کا بیان ہے کہ ہم نے (سیدنا) ابوبکر رضی اللہ عنہ کورات کودفن کیا تو (سیدنا) عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے وترنہیں پڑھے۔چنانچہ (سیدنا) عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے ہم نے ان کے پیچھے صف بنائی اورانہوں نے ہمیں تین رکعت وتر پڑھائے اورسلام آخر میں ہی پھیرا۔اسے طحاوی (۱۷۴۲) نے روایت کیاہے اوراس کی سند صحیح ہے۔

تحقیق:

اسے امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ نے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیاہے:

حدثنا ابن ابی داود قال ثنا یحییٰ بن سلیمان الجعفی قال انا ابن وھب قال اخبرنی عمرو عن ابن ابی ھلال عن ابن السباق عن المسور بن مخرمۃ۔۔۔۔الخ۔(شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱۷۴۲)

یہ حدیث بلاغبار بلحاظ سند صحیح وثابت ہےاوراس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

۶۱۹۔وعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ الْوِتْرُ ثَلاَثٌ کَوِتْرِ النَّھَارِ صَلوٰۃِ الْمَغْرِبِ۔رَوَاہُ الطَّحَاوِیُ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

☆☆(سیدنا) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:''وتر تین رکعت ہیں جیسا کہ دن کے وتر یعنی مغرب کی نماز ہے۔''اسے طحاوی (۱۷۴۴) نے روایت کیاہے اوراس کی سند صحیح ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

شرح معانی ال آثار للطحاوی: ۱۷۴۴،المعجم الکبیر للطبرانی: ۹۴۲۰،السنن الکبری للبیہقی: ۴۸۱۲،السنن الصغیر للبیہقی: ۷۸۰،مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ الصابیح: ج ۳ص ۹۴۰،الجوہر النقی: ج ۳ص ۳۰۔

تحقیق:

یہ حدیث صحیح ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ بیان کیا ہے:

حدثنا ابو بشر الرقی قال ثنا شجاع عن سلیمان بن مهران عن مالک بن الحارث عن عبدالرحمن بن یزید عن عبداللہ بن مسعود۔۔۔۔۔الخ۔(شرح معانی الآثار للطحاوی:۱۷۴۴)

۶۲۰۔وَعَنْ ثَابِتٍ قَالَ صَلّٰی بِیْ اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ الْوِتْرَ وَاَنَا عَنْ یَمِیْنِہٖ وَاُمُّ وَلَدِہٖ خَلْفَنَا ثَلَاثَ رَکْعَاتٍ لَمْ یُسَلِّمْ اِلاَّ فِیْ آخِرِھِنَّ ظَنَنْتُ اَنَّہٗ یُرِیْدُ اَنْ یُعَلِّمَنِیْ۔رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

☆☆ ثابت نے کہا: (سیدنا) انس رضی اللہ عنہ نے مجھے تین رکعت وتر پڑھائے جبکہ میں ان کے دائیں طرف تھا اور ان کی ام ولد ہمارے پیچھے تھی، انہوں نے صرف آخر میں ہی سلام پھیرا۔میرا غالب گمان یہ ہے کہ وہ مجھے وتر کا طریقہ سکھانا چاہتے تھے۔اسے طحاوی (۱۷۴۷، اور ابن ابی شیبة: ۶۸۴۰) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تحقیق:

یہ حدیث حسن درجہ کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ بیان کیا ہے:

حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عفان قال ثنا حماد بن سلمة قال ثنا ثابت۔۔۔۔۔الخ۔(شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱۷۴۷)

۶۲۱۔وَعَنْ اَبِیْ خَالِدَةَ قَالَ سَأَلْتُ اَبَا الْعَالِیَةِ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ عَلَّمَنَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ اَوْ عَلَّمُوْنَا اَنَّ الْوِتْرَ مِثْلُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ غَیْرَ اَنَّا نَقْرَئُ فِی الثَّالِثَةِ فَھٰذَا وِتْرُ اللَّیْلِ وَھٰذَا وِتْرُ النَّھَارِ۔رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

☆☆ ابو خالدہ کا بیان ہے کہ میں نے ابو العالیہ (رحمہ اللہ) سے وتر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ: ''ہمیں محمد ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تعلیم دی ہے کہ وتر مغرب کی نماز کی طرح ہیں مگر یہ کہ ہم وتر کی تیسری رکعت میں قراءت کرتے ہیں تو یہ رات کے وتر ہیں اور وہ دن کے وتر ہیں۔'' اسے طحاوی (۱۷۴۳) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تحقیق:

یہ اثر بلحاظ سند صحیح ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا ابوبکرة قال ثنا ابوداود قال ثنا ابو خلدة قال سألت اباالعالیة ۔۔۔۔۔الخ۔(شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱۷۴۳)

[Website: DifaAhleSunnat.com]

۶۲۲۔ وَعَنِ الْقَاسِمِ قَالَ وَرَأَيْنَا أُنَاسًا مُنْذُ اَدْرَكْنَا يُوْتِرُوْنَ بِثَلاَثٍ وَاِنَّ كُلاًّ لَوَاسِعٌ وَاَرْجُوْ اَنْ لاَّ يَكُوْنَ بِشَيْئٍ مِّنْهُ بَأْسٌ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

☆☆ قاسم (رحمہ اللہ) نے کہا کہ: ''ہم نے لوگوں کو دیکھا جب سے ہم نے ہوش سنبھالا کہ وہ تین رکعت وتر ادا کرتے ہیں اور بلاشبہ ہر ایک میں گنجائش ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ اس میں کچھ حرج نہیں۔'' اسے بخاری (۹۹۳) نے روایت کیا ہے۔

تحقیق:

یہ اثر بلحاظ سند صحیح ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ بیان کیا ہے:

حدثنا یحییٰ بن سلیمان قال حدثنی عبداللہ بن وھب قال اخبرنی عمرو بن الحارث ان عبدالرحمن بن القاسم حدثه عن ابیه۔۔۔۔الخ۔ (صحیح البخاری: ۹۹۳)

فائدہ:

مطلب یہ ہے کہ روایات میں وتر کو دو سلاموں کے ساتھ پڑھنا بھی ملتا ہے اور صرف ایک سلام کے ساتھ پڑھنا بھی ملتا ہے اور ان میں دونوں طرح گنجائش ہے۔ مگر واضح رہے کہ افضل یہی ہے کہ وتروں کو ایک ہی سلام کے ساتھ ادا کیا جائے اکثر امت کا عمل اسی پر رہا ہے۔

۶۲۳۔ وَعَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ السَّبْعَةِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَالْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَاَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَخَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ وَعُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ فِيْ مَشْيَخَةٍ سِوَاهُمْ اَهْلِ فِقْهٍ وَصَلاَحٍ وَفَضْلٍ وَرُبَمَا اخْتَلَفُوْا فِي الشَّيْئِ فَاَخَذَ بِقَوْلِ اَكْثَرِهِمْ وَاَفْضَلِهِمْ رَأْياً فَكَانَ مِمَّا وَعَيْتُ عَنْهُمْ عَلٰى هٰذِهِ الصِّفَةِ اَنَّ الْوِتْرَ ثَلاَثٌ لاَّ يُسَلِّمُ اِلاَّ فِيْ آخِرِهِنَّ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

☆☆ ابوالزناد (رحمہ اللہ) نے ساتوں حضرات یعنی سعید بن مسیب رحمہ اللہ، عروہ بن زبیر رحمہ اللہ، قاسم بن محمد رحمہ اللہ، ابوبکر بن عبدالرحمن رحمہ اللہ، خارجہ بن زید رحمہ اللہ، عبید اللہ بن عبداللہ رحمہ اللہ اور سلیمان بن یسار رحمہ اللہ سے ان کے علاوہ فقیہ، اہل صلاح وفضل والے اور کئی شیوخ سے روایت کی، اور کبھی وہ کسی چیز میں اختلاف کرتے تو ان میں سے اکثریت اور بسا اوقات بہترین رائے والے شخص کے قول پر عمل کیا جاتا تو جو باتیں میں نے ان حضرات سے مذکورہ طریقہ کے مطابق اخذ کیں ان میں سے ایک بات یہ ہے کہ وتر تین رکعت ہیں سلام صرف ان کے آخر میں ہی پھیرا جائے۔ اسے طحاوی (۱۷۵۸) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

سند:

امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند سے بیان کیا ہے:

حدثنا ابو العوام محمد بن عبداللہ بن عبدالجبار المرادی قال ثنا خالد بن نزار الایلی قال ثنا عبدالرحمن بن ابی الزناد عن ابیہ۔۔۔۔۔الخ۔(شرح معانی الآثار للطحاوی:۱۷۵۸)

۶۲۴۔وَعَنْهُ قَالَ اَثْبَتَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ الْوِتْرَ بِالْمَدِيْنَةِ بِقَوْلِ الْفُقَهَاءِ ثَلاَثاً لَا يُسَلِّمُ اِلاَّ فِيْ آخِرِهِنَّ۔رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

☆☆انہی کا بیان ہے کہ (سیدنا) عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے مدینہ منورہ میں فقہاء کرام رحمہ اللہ کے قول کے مطابق تین رکعت وتر کو برقرار رکھا بایں طور پر کہ سلام صرف ان کے آخر میں ہی پھیرا جائے۔اسے طحاوی (۱۷۵۷) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

سند:

وقد حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا ابن وهب قال اخبرنی ابن ابی الزناد عن ابیہ۔۔۔الخ۔(۱۷۵۷)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

[Website: DifaAhleSunnat.com]

بَابُ مَنْ قَالَ اِنَّ الْوِتْرَ بِثَلاثٍ اِنَّمَا يُصَلِّي بِتَشَهُّدٍ وَّاحِدٍ

باب: جس نے کہا کہ وتر تین رکعت ایک ہی تشہد کے ساتھ پڑھے جائیں

۶۲۵ ۔عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَاتُوْتِرُوْا بِثَلَاثٍ اَوْتِرُوْا بِخَمْسٍ اَوْ بِسَبْعٍ وَلاَ تُشَبِّهُوْا بِصَلاَةِ الْمَغْرِبِ۔رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ الْمَرْوَزِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

☆☆ (سیدنا) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین رکعت وتر نہ پڑھو، پانچ یا سات رکعت وتر پڑھو، مغرب کی نماز کے مشابہ نہ بناؤ۔'' اسے دارقطنی (۱۶۵۰)، حاکم (۱۱۳۸) اور بیہقی (۴۸۱۵) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

سنن الدارقطنی: ۱۶۵۰، المستدرک علی الصحیحین: ۱۱۳۸، السنن الکبری للبیہقی: ۴۸۱۵، صحیح ابن حبان: ۲۴۲۹، التحقیق فی مسائل الخلاف لابن الجوزی: ۶۷۰، تنقیح التحقیق لابن عبدالہادی: ۱۰۶۶، نصب الرایہ للزیلعی: ج ۲ ص ۱۲۰، البدر المنیر: ج ۴ ص ۳۰۲

تحقیق:

یہ حدیث صحیح ہے۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا عبداللہ بن سلیمان ثنا احمد بن صالح ثنا عبداللہ بن وھب انبأ سلیمان بن بلال ح وحدثنا ابو بکر النیسا بوری ثنا موھب بن یزید بن خالد ثنا عبداللہ بن وھب حدثنی سلیمان بن بلال عن صالح بن کیسان عن عبداللہ بن الفضل عن ابی سلمة بن عبدالرحمن وعبدالرحمن الاعرج عن ابی ھریرة ۔۔۔۔۔الخ۔(سنن الدارقطنی: ۱۶۵۰)

قَالَ النِّيْمَوِيُّ اَلْاِسْتِدْلَالُ بِهٰذَا الْخَبَرِ غَيْرُ صَحِيْحٍ۔

☆※ (محقق) نیموی (رحمہ اللہ) نے کہا: اس حدیث سے ایک ہی تشہد کے ساتھ وتر پڑھنے پر استدلال کرنا صحیح نہیں۔

فائدہ:

شوافع نے '' وَلَا تُشَبِّهُوْا بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ '' کا مطلب یہ مراد لیا ہے کہ نماز مغرب میں تین رکعات دو تشہد کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں تو نماز مغرب کی مشابہت نہ کرنے کا مطلب یہ ہوا کہ وتر تین رکعت ایک ہی تشہد کے ساتھ پڑھے جائیں۔ مگر شوافع کا اخذ کردہ یہ مطلب بالکل

غلط اور کئی صحیح احادیث کے خلاف ہے۔اس حدیث میں تشہد اور عدمِ تشہد کا ادنیٰ سا اشارہ بھی موجود نہیں۔متعدد احادیث میں نماز مغرب کو"وتر النہار" اور نماز وتر کو "وتر اللیل" کہا گیا ہے اور نماز مغرب کی مشابہت نہ کرنے کا صحیح مطلب یہ ہے کہ "وتر اللیل" میں نمازِ مغرب کی طرح صرف تین رکعات پر اکتفاء نہ کرو بلکہ اس سے پہلے تہجد کی بھی چند رکعات پڑھ لو۔ اور اس مطلب پر قرینہ اسی حدیث میں موجود ہے کہ" **لَاتُوْتِرُوْا بِثَلَاثٍ اَوْتِرُوْا بِخَمْسٍ اَوْ بِسَبْعٍ** "(تین رکعت وتر نہ پڑھو، پانچ یا سات رکعت وتر پڑھو۔)الغرض دارومدار بیان عدد پر ہے نہ کہ تشہد پر۔

۶۲۶۔وَعَنْ سَعْدِبْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَاقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ لَا يَقْعُدُ اِلَّا فِيْ آخِرِهِنَّ وَهٰذَا وِتْرُ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَنْهُ اَخَذَهُ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ۔رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَهُوَ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ۔

☆☆سعد بن ہشام (رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ تین رکعات وتر ادا فرماتے ،آپ (سلام پھیرنے کے لیے) نہیں بیٹھتے مگراس کے آخر میں، یہی امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے وتر پڑھنے کا طریقہ تھا اور ان ہی سے اہل مدینہ نے یہ طریقہ اخذ کیا۔اسے حاکم نے مستدرک (۱۱۴۰) میں روایت کیا ہے اور یہ غیر محفوظ ہے۔

تحقیق:

امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

اخبرنا ابو نصر احمد بن سهل الفقيه ببخاری ثنا صالح بن محمد بن حبيب الحافظ ثنا شيبان بن فروخ بن ابی شيبة ثنا ابان عن قتادة عن زرارة بن اوفى عن سع بن هشام عن عائشة ــــ الخ۔(المستدرک علی الصحيحين: ۱۵۸۱۴)

اس حدیث میں۔"**لا یقعد** " کے الفاظ غیر محفوظ ہیں اور راوی کا وہم ہیں کیونکہ دیگر متعدد بلحاظ سند صحیح وحسن درجہ کی روایات میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے" **لا یقعد** " کی بجائے"**لا یسلم** " کے الفاظ آئے ہیں۔اور یہ بھی ممکن ہے کہ"**لا یقعد** " کے الفاظ کاتب یا ناسخ کی غلطی کا نتیجہ ہوں۔کیونکہ مستدرک حاکم کے مطبوعہ نسخہ میں یہ حدیث" **لا یقعد** " کی بجائے" **لا یسلم** " کے الفاظ کے ساتھ منقول ہے۔چنانچہ مستدرک حاکم کے مطبوعہ نسخہ میں یہ حدیث درج ذیل سند ومتن کے ساتھ منقول ہے:

اخبرنا ابو نصر احمد بن سهل الفقيه ببخاری ثنا صالح بن محمد حبيب الحافظ ثنا شيبان بن فروخ بن ابی شيبة ثنا ابان عن قتادة عن زرارة بن اوفى عن سعد بن هشام عن عائشة قالت كان رسول الله ﷺ يوتر بثلاث

لا یسلم الا فی آخرهن وهٰذا وتر امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنه وعنه اخذه اهل المدینة ـ(المستدرک علی الصحیحین للحاکم:ح ۱۱۴۰ ،مطبوعه دارالکتب العلمیه ،تحقیق: مصطفی عبدالقادر عطا)

یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر کی تین رکعتیں پڑھتے تھے اور سلام صرف آخری رکعت کے بعد پھیرتے تھے اور یہی امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے وتر پڑھنے کا طریقہ تھا اور ان ہی سے اہل مدینہ نے یہ طریقہ حاصل کیا۔

نیز امام ابوعبداللہ حاکم رحمہ اللہ نے اس حدیث کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ہی ایک دوسری حدیث جس میں وہ فرماتی ہیں: ''**کان رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **لا یسلم فی الرکعتین الاولیین من الوتر** ''(کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر کی پہلی دو رکعتوں کے بعد سلام نہیں پھیرتے تھے۔) کے شواہدات میں ذکر کیا ہے اس بھی معلوم پڑتا ہے کہ یہ حدیث ''**لا یسلم**'' کے الفاظ کے منقول ہے نہ کہ ''**لا یقعد**'' کے الفاظ کے ساتھ۔ کیونکہ یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہ دوسری حدیث کا تبھی شاہد بن سکتی ہے کہ جب یہ ''**لا یسلم**'' کے الفاظ کے ساتھ منقول ہو۔

قَالَ النِّيْمَوِيُّ: اَنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحَادِيْثِ الَّتِيْ اَوْرَدْنَاهَا فِيْمَا مَضٰى تَدُلُّ بِظَاهِرِهَا عَلٰى تَشَهُّدَيِ الْوِتْرِ۔

☆☆(محقق) نیموی (رحمہ اللہ) نے کہا کہ بلاشبہ بہت سی احادیث جنہیں ہم گزشتہ اوراق میں نقل کر چکے ہیں ان کا ظاہر وتروں کے دو تشہدوں پر دلالت کرتا ہے۔

فائدہ:

صحیح مسلک یہ ہے کہ وتر کی تین رکعت میں سے دو رکعت کے بعد قعدہ بھی کیا جائے گا اور اس میں تشہد بھی پڑھا جائے گا چنانچہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک حدیث میں ہے کہ: ''**کان یقول فی کل رکعتین التحیة** '' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر دو رکعتوں کے بعد التحیات پڑھا کرتے تھے۔(صحیح مسلم: ۱۰۴۵)اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام نمازوں کا ضابطہ بیان فرما دیا گیا کہ ہر دو رکعت کے بعد التحیات پڑھنا چاہیے۔

☆☆

بَابُ الْقُنُوْتِ فِیْ الْوِتْرِ

باب: وتر میں قنوت کے بیان میں

۶۲۷۔عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلیٰ اَنَّہٗ سُئِلَ عَنِ الْقُنُوْتِ فِیْ الْوِتْرِ فَقَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سُنَّۃٌ مَّاضِیَۃٌ۔اَخْرَجَہُ السِّرَاجُ وَاِسْنَادُہٗ حَسَنٌ وَسَیَأْتِیْ رِوَایَاتٌ اُخْرٰی فِیْ الْبَابِ الْاٰتِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالیٰ۔

☆☆عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ (رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ اُن سے وتر میں قنوت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم سے (سیدنا) براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور کہا کہ یہ نافذ شدہ سنت ہے۔اسے سراج (۱۲۸۰نے اور ابن خزیمہ :۱۰۹۷) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے اور دیگر روایات عنقریب آئندہ باب میں آئیں گی۔ان شاء اللہ تعالیٰ

تحقیق:

یہ حدیث حسن درجہ کی ہے۔امام ابوالعباس محمد بن اسحاق المعروف بالسراج رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند سے بیان کیا ہے:

حدثنا ابو کریب ثنا محمد بن بشر عن العلاء بن صالح ثنا زبید عن عبدالرحمن بن ابی لیلی انہ ۔۔۔۔الخ۔(حدیث السراج:۱۲۸۰)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

[Website: DifaAhleSunnat.com]

بَابُ قُنُوْتِ الْوِتْرِ قَبْلَ الرَّکُوْعِ

باب: رکوع سے پہلے وتر کے قنوت کے بیان میں

۶۲۸۔عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَأَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ قَدْ کَانَ الْقُنُوْتُ قُلْتُ قَبْلَ الرَّکُوْعِ اَوْ بَعْدَہٗ قَالَ قَبْلَہٗ فَاِنَّ فُلَانًا اَخْبَرَنِیْ عَنْکَ اَنَّکَ قُلْتَ بَعْدَ الرَّکُوْعِ فَقَالَ کَذَبَ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بَعْدَ الرَّکُوْعِ شَهْرًا اُرَاہُ کَانَ بَعَثَ قَوْمًا یُقَالُ لَھُمُ الْقُرَّاءُ زُھَاءَ سَبْعِیْنَ رَجُلًا اِلٰی قَوْمٍ مُشْرِکِیْنَ دُوْنَ اُولٰئِکَ وَکَانَ بَیْنَھُمْ وَبَیْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ عَھْدٌ فَقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ شَهْرًا یَدْعُوْ عَلَیْھِمْ۔رَوَاہُ الشَّیْخَانِ۔

☆☆ عاصم کا بیان ہے کہ میں نے (سیدنا) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے قنوت وتر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا، قنوت تھا، میں نے کہا رکوع سے پہلے یا بعد، انہوں نے کہا، رکوع سے پہلے، عاصم نے کہا فلاں شخص نے مجھے آپ سے بیان کیا کہ آپ نے کہا ہے رکوع کے بعد ہے، تو انہوں نے کہا، اس نے غلط کہا ہے۔ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے رکوع کے بعد ایک مہینہ قنوت پڑھا، میں خیال کرتا ہوں کہ آپ نے ستر کے قریب اشخاص کی ایک جماعت کو جنہیں قراء کہا جاتا تھا، مشرکین کی طرف بھیجا، یہ مشرکین ان کے علاوہ تھے (جن پر آپ نے بددعا کی تھی) ان مشرکین اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان معاہدہ تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ایک مہینہ تک قنوت پڑھا۔ آپ ان کے خلاف بددعا فرماتے تھے۔ اسے شیخین (بخاری: ۱۰۰۲، مسلم: ۶۷۷) نے روایت کیا ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

صحیح البخاری: ۱۰۰۲، صحیح مسلم: ۶۷۷، مصنف ابن ابی شیبۃ: ۶۹۸۱، مسند الامام احمد بن حنبل: ۱۲۷۰۵، مسند ابی یعلی الموصلی: ۴۰۲۶، شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱۴۵۴، فتح الباری لابن رجب: ۱۰۰۲، طرح التثریب فی شرح التقریب: ج ۲ ص ۲۹۱۔

تحقیق:

یہ حدیث بلحاظ سند صحیح ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا مسدد قال حدثنا عبدالواحد بن زیاد قال حدثنا عاصم قال سألت انس بن مالک عن القنوت ـــــ الخ۔ (صحیح البخاری: ۱۰۰۲)

۶۲۹۔وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ الْقُنُوْتِ بَعْدَ الرَّکُوْعِ اَوْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِنَ الْقِرَاءَۃِ

قَالَ بَلْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِنَ الْقِرَائَةِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْمَغَازِيِّ۔

☆☆ عبدالعزیز (رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ ایک شخص نے (سیدنا) انس رضی اللہ عنہ سے قنوت کے بارے میں پوچھا کہ قنوت رکوع کے بعد ہے یا قراءت سے فارغ ہونے کے وقت؟ انہوں نے فرمایا کہ: ''(رکوع کے بعد نہیں) بلکہ قراءت سے فارغ ہونے کے وقت ہے ۔اسے بخاری نے کتاب المغازی (۴۰۸۸) میں روایت کیا ہے۔

تحقیق:

یہ حدیث بلحاظ سند صحیح ہے۔امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا ابو معمر حدثنا عبدالوارث حدثنا عبدالعزیز عن انس رضی اللہ عنہ ۔۔۔۔الخ۔(صحیح البخاری: ۴۰۸۸)

۶۳۰۔وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُوْتِرُ فَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ۔رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

☆☆ (سیدنا) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر پڑھتے تھے تو رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔اسے ابن ماجہ (۱۱۸۲) اور نسائی (۱۶۹۹) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

سنن ابن ماجہ: ۱۱۸۲، سنن النسائی: ۱۶۹۹، مختصر قیام اللیل للمروزی: ج ا ص ۳۱۳، السنن الکبری للنسائی: ۱۰۵۰۲، عمل الیوم واللیلۃ للنسائی: ۴۳۷، مختصر الاحکام للطوسی: ۴۴۴، شرح مشکل الآثار للطحاوی: ۴۵۰۱، سنن الدارقطنی: ۱۶۵۹، السنن الکبری للبیہقی: ۴۸۶۱۔

تحقیق:

اسے امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا علی بن میمون الرقی قال حدثنا مخلد بن یزید عن سفیان عن زبید الیامی عن سعید بن عبدالرحمن بن ابزی عن ابیہ عن ابی بن کعب ۔۔۔۔الخ۔(سنن ابن ماجہ: ۱۱۸۲)

یہ حدیث بلاغبار بلحاظ سند صحیح وثابت ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں، امام سفیان رحمہ اللہ کی فطر وغیرہ نے متابعت کر رکھی ہے۔متعدد غالی غیر مقلدین نے بھی اسے صحیح تسلیم کیا ہے۔چنانچہ غالی غیر مقلد عبدالرؤف سندھو نے اس حدیث کی بابت لکھا ہے کہ:

اس کو ابن السکن، ابن ترکمانی اور البانی نے صحیح کہا ہے۔امام ابوداود نے اس حدیث پر طویل کلام کیا ہے جس کا مختصر یہ ہے کہ اس حدیث میں

رکوع سے قبل قنوت کا اضافہ شاذ ہے۔امام ابوداود کا یہ کلام امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔مگر ابن ترکمانی نے جوہر نقی (۳/۳۹،۴۰) اور البانی نے ارواء الغلیل (۲/۱۶۷،۱۶۸) میں ان کا رد کیا ہے۔نیز اس حدیث کے شواہد بھی ہیں اور یہ شواہد ابن مسعود، ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کی حدیثیں ہیں، کیونکہ ان احادیث میں بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر میں دعا سے قبل از رکوع کرتے تھے۔(القول المقبول: ص۵۸۹)

نیز غالی غیر مقلد زبیر علی زئی نے بھی اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔(دیکھئے: سنن ابن ماجہ بتحقیق الزبیر: ۱۱۸۲)

۶۳۱۔وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَقْنُتُ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ اِلَّا الْوِتْرَ فَاِنَّهٗ كَانَ يَقْنُتُ قَبْلَ الرَّكْعَةِ۔رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَالطَّبَرَانِیُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

☆☆اسود (رحمہ اللہ) نے کہا کہ (سیدنا) ابن مسعود رضی اللہ عنہ کسی نماز میں بھی قنوت نہیں پڑھتے تھے سوائے وتر کے کہ وہ اس میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔اسے طحاوی (۱۵۰۶) اور طبرانی (۹۱۶۶،۹۴۲۵،۹۴۳۰) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تحقیق:

یہ حدیث صحیح ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا ابو داود قال ثنا المسعودی قال ثنا عبدالرحمن بن الاسود عن ابیہ ۔۔۔۔الخ۔(شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱۵۰۶)

۶۳۲۔وَعَنْ عَلْقَمَةَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَصْحَابَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كَانُوْا يَقْنُتُوْنَ فِی الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ ۔رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

☆☆علقمہ (رحمہ اللہ) سے منقول ہے کہ (سیدنا) ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے (دیگر) صحابہؓ وتر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔اسے ابن ابی شیبہ (۶۹۱۱) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تحقیق:

یہ اثر بلحاظ سند صحیح ہے۔امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ بیان کیا ہے:

حدثنا یزید بن ہارون عن ہشام الدستوائی عن حماد عن ابراہیم عن علقمۃ ۔۔۔۔الخ۔(مصنف ابن ابی شیبۃ: ۶۹۱۱)

یہ اثر بلحاظ سند صحیح ہے۔متعدد غالی غیر مقلدین نے بھی اسے صحیح تسلیم کیاہ۔چنانچہ غالی غیر مقلد عبدالرؤف سندھو نے لکھا ہے کہ:

اسے ابن ترکمانی نے ''جوہر نقی'' (۳/۴۱) میں اور البانی نے ''ارواء الغلیل'' (۲/۱۶۶) میں اس کی سند کو مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے اور حافظ

ابن حجر نے ''درایہ'' (۱/ ۱۹۴) میں اس کی سند کو حسن کہا ہے، اس کی سند حسن ہونے کے ساتھ ساتھ مسلم کی شرط پر بھی ہے۔(القول المقبول :ص۵۹۱)

۶۳۳۔وَعَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَقْنُتُ السَّنَةَ كُلَّهَا فِىْ الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ۔رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِىْ كِتَابِ الْآثَارِ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ جَيِّدٌ۔

☆☆ابراہیم (نخعی رحمہ اللہ) سے مروی ہے کہ (سیدنا) ابن مسعود رضی اللہ عنہ پورا سال وتر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔اسے محمد بن حسن (رحمہ اللہ) نے کتاب ال آثار (۲۱۱) مین روایت کیا ہے اور اس کی سند مرسل جید ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

کتاب ال آ ثار لمحمد بن الحسن :۲۱۱، مصنف عبد الرزاق :۴۹۹۱، المعجم الکبیر للطبرانی :۹۴۲۶،

تحقیق:

اسے ثقہ بالاجماع محدث وفقیہ امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ نے درج ذیل سند کے ساتھ بیان کیا ہے:

اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم ابن ابن مسعود رضی اللہ عنہ۔۔۔۔۔الخ۔(کتاب الآثار : ۲۱۱)

یہ حدیث بلاغبار بلحاظ سند صحیح وثابت ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

اعتراض:

امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کی سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں لہٰذا یہ حدیث مرسل ہے۔

الجواب:

اولاً۔۔۔اگر بالفرض یہ حدیث مرسل بھی ہو تو تب بھی امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کی مرسلات ائمہ محدثین کے نزدیک صحیح وقابل حجت ہیں۔(دیکھئے: تدریب الراوی ص ۱۲۳۔۱۲۴ مقدمہ نصب الرایہ ص ۳۳ سنن الکبریٰ للبیہقی ج۱ ص ۱۴۸، نصب الرایہ ج۱، ص ۵۲، الدرایہ ص ۱۶ مراسیل ابی داؤد ص ۴) نیز اس کی تائید شرح مشکل ال آثار للطحاوی (۱۵۰۶)، المعجم الکبیر للطبرانی (۹۱۶۶، ۹۴۲۵، ۹۴۳۰)اور مصنف ابن ابی شیبہ (۶۹۱۱) وغیرہ کے حوالہ سے ماقبل میں پیش کی جانے والی سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی متصل احادیث سے بھی ہو رہی ہے، لہٰذا اگر اسے مرسل بھی شمار کیا جائے تو یہ مرسل معتضد ہے۔مرسل معتضد اس مرسل کو کہتے ہیں کہ جس کی تائید کسی دوسری روایت سے ہو رہی ہو یا اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یا اکثر علماء نے عمل کیا ہو۔(مقدمہ شرح مسلم للنووی ص ۱۷ شرح نخبۃ الفکر ص ۵۱، زاد المعاد ج۱ ص ۱۰۳) اور مرسل معتضد کو غیر مقلدین حجت قرار دیتے ہیں مثلاً۔۔۔

غیر مقلد عبدالرحمن مبارکپوری صاحب ابوقلابہ رحمۃ اللہ علیہ کی ایک مرسل روایت کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ:

اگر یہ حدیث مرفوعاً غیر محفوظ اور مرسلاً محفوظ ہے تو بھی حجت ہے کیونکہ حدیث عبادہ رضی اللہ عنہ وغیرہ سے اس کا اعتضاد ثابت ہے اور مرسل معتضد کے حجت ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ (تحقیق الکلام ج ۱ ص ۹۵ مطبوعہ عبدالتواب اکیڈمی ملتان)

غیر مقلد عبدالرؤف صاحب ایک روایت کے بارے لکھتے ہیں:

اگر اس بات کو نہ بھی تسلیم کیا جائے تب بھی مرسل حجت ہے کیونکہ اس کی تائید میں مرفوع صحیح روایات ہیں۔ (القول المقبول: ص ۳۰۷)

غیر مقلد عبداللہ روپڑی صاحب ''موسیٰ الجھنی'' کی مرسل روایت سے استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

یہ حدیث اگرچہ مرسل ہے لیکن اس کا اعتضاد دیگر طرق سے ثابت ہے لہٰذا مقبول ہے۔ (فتاویٰ اہلحدیث ج ۱ ص ۳۱۱)

غیر مقلد صادق سیالکوٹی صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں کہ:

گو یہ حدیث مرسل ہے لیکن دوسری مستند احادیث سے ملکر قوی ہوگئی ہے۔ (صلوٰۃ الرسول ص ۱۸۸)

البانی غیر مقلد نے مرسل طاؤس سے استدلال کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

یہ مرسل معتضد ہے جو بالاتفاق حجت ہے۔ (ارواء الغلیل: ج ۲، ص ۷۱)

غیر مقلد زبیر علی زئی صاحب اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

محدث العصر، امام المحدثین شیخ ناصر الدین البانی کا مطلب یہ ہے کہ اگر مرسل کا معتبر شاہد ہو تو وہ صحیح ہوتی ہے۔ (حاشیہ عبادات میں بدعات: ص ۱۲۹)

غیر مقلد شوکانی ایک مرسل روایت سے استدلال کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

''وھذا وان کان مرسلا لکنہ معتضد بما سبق'' (نیل الاوطار: ج ۳، ص ۳۴۹)

یہ روایت اگرچہ مرسل ہے لیکن سابقہ روایات سے معتضد اور مؤید ہے۔

ثانیاً۔۔۔صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث حکماً متصل ہے، کیونکہ امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ واضح طور پر اعلان کر رکھا ہے کہ اگر میں براہ راست سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کوئی حدیث ذکر کروں تو وہ حدیث میں نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کی ایک بڑی جماعت سے سنی ہوگی، اور جب میں سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے درمیان میں کسی راوی کا ذکر کروں تو وہ حدیث میں نے صرف اور صرف اسی شخص سے ہی سنی ہوتی ہے مثلاً۔۔۔

(۱)۔۔۔۔حافظ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ م ۴۶۳ھ نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے کہ:

امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کرتے وقت اس کی سند بھی بیان فرمادیا کرو، تو امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب میں براہ راست سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کروں تو جان لو کہ وہ حدیث

میں نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے کئی شاگردوں سے سنی ہوتی ہے، اور جب میں نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے کسی ایک شاگرد سے حدیث سنی ہوتی ہے تو میں اس کا نام ذکر کردیتا ہوں۔ (التمہید لابن عبدالبر ج۱ ص ۳۴)

(۲)۔۔۔۔امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ م ۳۲۱ھ فرماتے ہیں کہ:

اگر فریق مخالف کہے کہ جو کچھ تم نے بواسطہ ابراہیم النخعی رحمۃ اللہ علیہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے وہ غیر متصل ہے، تو ان سے کہا جائے گا کہ امام ابراہیم النخعی رحمۃ اللہ علیہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے صرف اسی وقت ارسال کرتے ہیں جب وہ روایت صحیح ہوتی ہے اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے تواتر کے ساتھ منقول ہوتی ہے، امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے کہا مجھ سے حدیث بیان کرتے وقت اس کی سند بھی بیان کردیا کرو، اس پر امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا! جب میں تم سے کہوں کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو میں یہ بات تب کہتا ہوں جب مجھ سے وہ حدیث سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے کئی شاگردوں نے بیان کی ہوتی ہے، اور جب میں کہتا ہوں فلاں نے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے تو وہ حدیث میں نے صرف اسی شخص سے ہی سنی ہوتی ہے۔ (شرح معانی الآثار: ج۱ ص ۴۶۴)

اور چونکہ مذکورہ بالا حدیث کو بھی امام نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے براہ راست سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ مذکورہ اصول کے مطابق یہ حدیث امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے کئی شاگردوں سے سنی ہے۔ لہٰذا اس کی سند حکماً متصل ہے۔

۶۳۴۔وَعَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِيِّ اَنَّ الْقُنُوْتَ وَاجِبٌ فِيْ الْوِتْرِ فِيْ رَمَضَانَ وَغَيْرِهٖ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَاِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَقْنُتَ فَكَبِّرْ وَاِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَرْكَعَ فَكَبِّرْ اَيْضًا۔رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِيْ كِتَابِ الْحُجَّةِ ☐ وَالْآثَارِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

☆☆ حماد (رحمہ اللہ) نے ابراہیم نخعی (رحمہ اللہ) سے نقل کیا ہے کہ وتر میں قنوت رمضان اور غیر رمضان میں رکوع سے پہلے ہے اور جب تو قنوت پڑھنا چاہے تو تکبیر کہہ، اور جب رکوع کرنا چاہے تو بھی تکبیر کہہ۔ اسے محمد بن حسن نے کتاب الحجۃ اور کتاب الآثار میں روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تحقیق:

یہ اثر بلاغبار بلحاظ سند صحیح وثابت ہے، امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم النخعی ۔۔۔۔الخ۔(كتاب الحجة على اهل المدينة : ج ۱ ص ۲۰۰)

[Website: DifaAhleSunnat.com]

فائدہ:

مذکورہ بالا احادیث وآثار سے واضح ہے کہ وتر میں دعاء قنوت رکوع سے پہلے پڑھنا مسنون ہے۔ باقی جن احادیث میں قنوت رکوع کے بعد پڑھنا مذکور ہے ان احادیث کا تعلق قنوتِ نازلہ (جو مصیبت کے وقت صبح کی نماز میں پڑھی جاتی ہے۔) سے ہے قنوت وتر سے نہیں۔ چنانچہ متعدد غالی غیر مقلدین جیسے ڈاکٹر شفیق الرحمان، عبدالرؤف سندھو اور ناصر الدین البانی وغیرہم نے بھی لکھا ہے کہ: مگر ان حدیثوں سے اس مسئلے کیلئے دلیل لینا محل نظر ہے کیوں کہ ان کا تعلق قنوت نازلہ سے ہے قنوت وتر سے نہیں۔ قنوت وتر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دعاء قبل از رکوع ثابت ہے۔ (نماز نبوی: ص ۲۳۶، القول المقبول: ص ۵۸۸، ارواء الغلیل: ۲ / ۱۶۳)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ قُنُوْتِ الْوِتْرِ

باب: قنوت وتر پڑھتے وقت ہاتھوں کو اٹھانے کے بیان میں

۶۳۵۔عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ کَانَ یَقْرَئُ فِیْ آخِرِ رَکْعَةٍ مِنَ الْوِتْرِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ثُمَّ یَرْفَعُ یَدَیْہِ فَیَقْنُتُ قَبْلَ الرَّکْعَةِ۔رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ فِیْ جُزْئِ رَفْعِ الْیَدَیْنِ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

☆☆اسود (رحمہ اللہ) سے مروی ہے کہ (یدنا) عبداللہ رضی اللہ عنہ وتر کی آخری کی رکعت میں {قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ} تلاوت فرماتے، پھر اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے، پھر رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے۔اسے بخاری نے جزء رفع الیدین میں (اورطبرانی نے المعجم الکبیر :۹۴۲۵ میں) روایت کیا ہے اوراس کی سند صحیح ہے۔

تحقیق:

امام ابوالقاسم طبرانی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا محمد بن النضر الازدی ثنا معاویة بن عمرو ثنا زائدة عن لیث عن عبدالرحمن بن الاسود عن ابیه ۔۔۔۔الخ۔(المعجم الکبیر للطبرانی:۹۴۲۵)

اس حدیث کا ایک راوی ''لیث بن ابی سلیم'' روایت حدیث میں ضعیف ہے۔مگر یہ حدیث دیگر صحیح روایات سے مؤید ہے۔چنانچہ اس حدیث کا ابتدائی کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے، سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے مصنف ابن ابی شیبہ (۶۹۱۱) کے حوالہ سے باسند صحیح سابقہ باب میں گزر چکا ہے۔

اسی طرح لیث بن ابی سلیم کی مذکورہ حدیث کا یہ مضمون کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قنوت میں رفع یدین بھی کرتے تھے، عملِ صحابہ رضی اللہ عنہم اور اجماع امت سے مؤید ہے چنانچہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ وہ بھی قنوت کے وقت رفع یدین کرتے تھے۔(السنن الکبری: ۲/ ۲۱۲، ۳/ ۴۱)

غالی غیر مقلد محب اللہ راشدی نے لکھا ہے:

بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے وتر میں ہاتھ اٹھانے کے آثار ہیں۔(مقالات راشدیہ: ۱/ ۴۱۲)

غالی غیر مقلد عبدالجبار غزنوی نے لکھا ہے کہ:

دعاء قنوت میں رفع یدین کرنا صحابہ وتابعین رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے۔(فتاوی غزنویہ: ۵۱، فتاوی علمائے حدیث: ۴/ ۲۸۳)

ثقہ وصدوق محقق امام زیلعی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ:

[Website: DifaAhleSunnat.com]

وتر میں قنوت کے وقت رفع یدین کرنا تواتر (عملی۔ن) سے ثابت ہے۔(نصب الرایہ:۱/۳۹۱)

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

واما التکبیر فی القنوت فی الوتر فانها تکبیرة زائدة فی تلک الصلاة وقد اجمع الذین یقنتون قبل الرکوع علی الرفع معها۔(شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱/۴۵۵)

وتر میں دعائے قنوت کی تکبیر اس نماز (وتر) کی زائد تکبیر ہے، اور وہ حضرات (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وغیرہ) جو رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے، ان سب کا اجماع ہے کہ تکبیر کے ساتھ ساتھ ہاتھ بھی اٹھائے جائیں۔

الغرض روایاتِ صحیحہ اور اجماع امت سے مؤید ہونے کی وجہ سے لیث کی مذکورہ روایت کا مضمون صحیح ہے۔

۶۳۶۔وَعَنْ اِبْرَاهِیْمَ النَّخْعِیِّ قَالَ تُرْفَعُ الْاَیْدِی فِیْ سَبْعِ مَوَاطِنَ فِیْ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَفِی التَّکْبِیْرِ لِلْقُنُوْتِ فِی الْوِتْرِ وَفِی الْعِیْدَیْنِ وَعِنْدَ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ وَعَلَی الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبِجَمْعٍ وَعَرَفَاتٍ وَعِنْدَ الْمَقَامَیْنِ عِنْدَ الْجَمْرَتَیْنِ۔رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِیْحٌ۔

☆☆ ابراہیم نخعی (رحمہ اللہ) نے کہا کہ سات مقامات پر ہاتھ اٹھائے جائیں، نماز کے شروع میں، وتر میں قنوت کی تکبیر کیلئے، عیدین میں، حجر اسود کے استلام کے وقت، صفا اور مروہ پر، مزدلفہ، عرفات اور دونوں جمروں کے پاس رمی کے بعد ٹھہرنے کے وقت۔اسے طحاوی (۳۸۲۵) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تحقیق:

امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل طریق کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا سلیمان بن شعیب بن سلیمان عن ابیه عن ابی یوسف رضی اللہ عنه عن ابی حنیفة رضی اللہ عنه عن طلحة بن مصرف عن ابراهیم النخعی۔۔۔۔الخ۔(شرح معانی الآثار للطحاوی: ۳۸۲۵)

یہ اثر صحیح وثابت ہے۔قاضی ابو یوسف رحمہ اللہ کی طرح امام محمد رحمہ اللہ نے بھی اس اثر کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے طریق سے بیان کیا ہے۔(دیکھئے: کتاب الحجة علی اہل المدینة: ج۱ ص۳۰۰)

☆☆☆

بَابُ الْقُنُوْتِ فِیْ صَلاَۃِ الصُّبْحِ

باب: صبح کی نماز میں قنوت کے بیان میں

٦٣٧۔عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَازَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَقْنُتُ فِی الْفَجْرِ حَتّٰی فَارَقَ الدُّنْیَا۔رَوَاہُ عَبْدُالرَّزَّاقِ وَاَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِیُّ وَالطَّحَاوِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِی الْمَعْرِفَۃِ وَفِیْ اِسْنَادِہٖ مَقَالٌ۔

☆☆(سیدنا)انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فجر میں ہمیشہ قنوت پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ دنیا سے رخصت ہوگئے۔اسے عبدالرزاق (٤٩٦٤)،احمد(١٢٦٥٧)،دارقطنی(١٦٩٢)طحاوی(ج١ص٢٤٤)اور بیہقی (رحمہم اللہ)نے معرفۃ (ج٢ص٢٠١)میں روایت کیا ہے اور اس کی سند میں کلام ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

مصنف عبدالرزاق: ٤٩٦٤،مسند الامام احمد بن حنبل: ١٢٦٥٧،سنن الدارقطنی: ١٦٩٢،شرح معانی الاثار للطحاوی: ج١ص٢٤٤،معرفت السنن والآثار للبیہقی: ج٢ص٢٠١،الاحادیث المختارۃ للمقدسی: ٢١٢٧۔

تحقیق:

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

عن ابی جعفر عن الربیع بن انس عن انس بن مالک قال۔۔۔۔الخ۔(مصنف عبدالرزاق: ٤٩٦٤)

یہ حدیث بلحاظ سند ضعیف ہے۔کیونکہ اس کا ایک راوی ''ابوجعفر عیسی بن ابی عیسی ماہان الرازی''روایت حدیث میں ضعیف ہے کتب رجال میں اس پر مفسر جروحات موجود ہیں۔اور پھر یہ روایت متعدد صحیح احادیث کے بھی خلاف ہے حتیٰ کہ سیدنا انس بن مالک کی رضی اللہ عنہ کی اُس صحیح حدیث کے بھی خلاف ہے جس میں یہ مضمون وضاحت کے ساتھ آیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے رعل اور ذکوان کے قبیلہ والوں کے خلاف صرف ایک مہینہ صبح کی نماز میں رکوع کے بعد قنوت (نازلہ) پڑھی تھی۔

فائدہ:

بعض شوافع وغیرہ نے اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے یہ مؤقف اختیار کیا ہے کہ فجر کی نماز میں قنوت مستقل پورا سال مسنون یا مستحب ہے۔مگر اس حدیث سے استدلال کرنا صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ حدیث بلحاظ سند ضعیف ہے اور متعدد احادیثِ صحیحہ کے خلاف ہے۔بشمول احناف اکثر اہل کا علم نے آئندہ باب کی احادیث و آثار کے پیش نظر یہ مؤقف اختیار کیا ہے کہ نماز فجر میں قنوت مستقل پورا سال نہ تو مسنون

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ہے اور نہ ہی مستحب ہے۔ البتہ اگر مسلمانوں پر خوف دشمن، قحط اور دباؤ وغیرہ کی کوئی آفت نازل ہو جائے تو پھر دعائے قنوت کا پڑھنا جائز ہے۔

٦٣٨ ۔وَعَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلاَةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ كَبَّرَ ثُمَّ قَنَتَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ ۔رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

☆☆ طارق بن شہاب (رحمہ اللہ) نے کہا میں نے (سیدنا) عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی، پس جب وہ دوسری رکعت میں قراءت سے فارغ ہوئے تو انہوں نے تکبیر کہی پھر قنوت پڑھی پھر تکبیر کہی اور رکوع میں چلے گا۔ اسے طحاوی (١۴٨١) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تحقیق:

یہ حدیث صحیح ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا مؤمل قال ثنا سفیان ح و حدثنا فھد قال ثنا ابو نعیم قال ثنا اسرائیل کلاھما عن مخارق عن طارق بن شھاب ۔۔۔۔۔ الخ۔ (شرح معانی الآثار للطحاوی: ١۴٨١)

٦٣٩ ۔وَعَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يَقْنُتُ فِيْ صَلاَةِ الصُّبْحِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ ۔رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

☆☆ ابو عبدالرحمن (رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ (سیدنا) علی رضی اللہ عنہ نماز فجر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔ اسے طحاوی (١۴٩٢، اور ابن ابی شیبہ: ٧٠٢٠) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

تحقیق:

یہ حدیث بلحاظ سند حسن درجہ کی ہے۔ امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا ھشیم قال اخبرنا عطاء بن السائب عن ابی عبدالرحمن اسلمی ۔۔۔۔۔ الخ۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ٧٠٢٠)

٦۴٠ ۔وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَبُوْ مُوْسىٰ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقْنُتَانِ فِيْ صَلاَةِ الْغَدَاةِ ۔رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

☆☆ عبداللہ بن معقل • رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ (سیدنا) علی رضی اللہ عنہ اور (سیدنا) ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے

تھے۔ اسے طحاوی (۱۴۹۴) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تحقیق:

یہ حدیث بلحاظ سند صحیح ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عبدالصمد بن عبدالوارث و ابو داود قالا ثنا شعبة ح و حدثنا حسین بن نصر قال ثنا ابو نعیم قال ثنا سفیان کلاهما عن ابی حصین عن عبدالله بن معقل فی حدیث سفیان قال ۔۔۔۔ الخ۔ (شرح معانی الاثار للطحاوی: ۱۴۹۴)

۶۴۱۔ وَعَنْ اَبِیْ رَجَآئٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَہُ الْفَجْرَ فَقَنَتَ قَبْلَ الرَّکْعَةِ۔ رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

☆☆ ابو رجاء (رحمہ اللہ) کا بیان ہے کہ میں نے (سیدنا) ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی تو انہوں نے رکوع سے پہلے قنوت پڑھی۔ اسے طحاوی (۱۴۹۹) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تحقیق:

یہ حدیث صحیح ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند سے بیان کیا ہے:

حدثنا علی بن شیبة قال ثنا قبیصة بن عقبة قال ثنا سفیان عن عوف عن ابی رجاء عن ابن عباس ۔۔۔۔ الخ۔ (شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱۴۹۹)

فائدہ:

اس باب کی پہلی حدیث بلحاظ سند ضعیف ہے اور باقی احادیث وآثار چند روز قنوتِ نازلہ پڑھنے پر محمول ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

[Website: DifaAhleSunnat.com]

بَابُ تَرْکِ الْقُنُوْتِ فِیْ صَلاۃِ الْفَجْرِ

باب: فجر کی نماز میں قنوت کو چھوڑنے کے بیان میں

۶۴۲۔عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ھَلْ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِیْ صَلوٰۃِ الصُّبحِ قَالَ نَعَمْ بَعْدَ الرُّکُوْعِ یَسِیْرًا۔رَوَاہُ الشَّیْخَانِ۔

☆☆محمد (بن سیرین رحمہ اللہ) نے کہا کہ میں نے (سیدنا) انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز میں قنوت پڑھی ہے؟ تو (سیدنا) انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:'' ہاں! رکوع کے بعد تھوڑا عرصہ (پڑھتے رہے ہیں)۔اسے شیخین (مسلم :۶۷۷، بخاری:۱۰۰۱) نے روایت کیا ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

صحیح مسلم:۶۷۷،صحیح البخاری:۱۰۰۱،مسند الامام احمد بن حنبل:۱۲۱۱۷،سنن الدارمی:۱۶۴۰،مسند ابی یعلی الموصلی:۲۸۳۲،مسند السراج: ۱۳۲۱،شرح معانی الآثار للطحاوی:۱۴۵۰،المعجم الاوسط للطبرانی:۴۲۳۵،سنن الدارقطنی:۱۶۶۷،السنن الکبری للبیہقی:۳۱۲۳،السنن الصغیر:۴۳۱

تحقیق:

یہ حدیث بلحاظ سند صحیح و ثابت ہے۔امام مسلم رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنی عمرو الناقد وزهیر بن حرب قالا حدثنا اسماعیل عن ایوب عن محمد قال قلت لانس ۔۔۔۔الخ۔(صحیح مسلم:۶۷۷)

۶۴۳۔وَعَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ شَھْرًا م بَعْدَ الرُّکُوْعِ فِیْ صَلاۃِ الصُّبحِ یَدْعُوْ عَلیٰ رِعْلٍ وَّذَکْوَانَ وَیَقُوْلُ عُصَیَّۃُ عَصَتِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ۔رَوَاہُ الشَّیْخَانِ۔

☆☆(سیدنا) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایک مہینہ رکوع کے بعد قنوت پڑھی ،آپ ﷺ رعل اور ذکوان قبائل پر بددعا کرتے تھے اور کہتے تھے: عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔اسے شیخین (بخاری:۴۰۹۴، مسلم:۶۷۷) نے روایت کیا ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

صحیح البخاری: ۴۰۹۴، صحیح مسلم: ۶۷۷، سنن النسائی: ۱۰۷۰، مسند الامام احمد بن حنبل: ۱۲۱۵۲، مسند ابی یعلی الموصلی: ۴۲۶۲، مسند السراج: ۱۳۳۸، صحیح ابن حبان: ۱۹۷۳، السنن الکبری للبیہقی: ۳۳۲۲، معجم ابن عساکر: ۳۷۰۔

تحقیق:

یہ حدیث بلحاظ سند صحیح ہے۔امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا محمد اخبرنا عبداللہ اخبرنا سلیمان التیمی عن ابی مجلز عن انس رضی اللہ عنہ۔۔۔۔الخ۔(صحیح البخاری: ۴۰۹۴)

فائدہ:

ان کے ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دھوکا کر کے کچھ مبلغین حاصل کیے جو سب قرآن کے قاری تھے اور انہیں اپنے علاقے میں لے جا کر ان قبائل سے قتل کرادیا۔ایک دوسرے حادثے میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دس صحابہ شہید کردیئے گئے۔ان مسلسل جانی نقصانات سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غمگین ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مہینہ تک قنوت نازلہ کا اہتمام کیا۔

۶۴۴۔وَعَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْقُنُوْتِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ قَالَ قُلْتُ فَاِنَّ اُنَاسًا يَزْعُمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شَهْرًا يَدْعُوْ عَلٰى اُنَاسٍ قَتَلُوْا اُنَاسًا مِّنْ اَصْحَابِهِ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ۔رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔

☆☆ عاصم (رحمہ اللہ) کا بیان ہے کہ میں نے (سیدنا) انس رضی اللہ عنہ سے قنوت کے بارے میں پوچھا کہ رکوع سے پہلے ہے یا بعد میں؟ تو انہوں نے کہا: رکوع سے پہلے ہے۔عاصم کہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکوع کے بعد قنوت پڑھی تو انہوں نے کہا: بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مہینہ ان کے متعلق بددعا کی جنہوں نے آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کچھ لوگوں کو قتل کردیا تھا جنہیں قراء کہا جاتا ہے۔اسے شیخین (مسلم: ۶۷۷، بخاری: ۱۰۰۲) نے روایت کیا ہے۔

تحقیق:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

صحیح مسلم: ۶۷۷، صحیح البخاری: ۱۰۰۲، مصنف ابن ابی شیبۃ: ۶۹۸۱، مسند الامام احمد بن حنبل: ۱۲۷۰۵، مسند ابی یعلی الموصلی: ۴۰۲۶، شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱۴۵۴، فتح الباری لابن رجب: ۱۰۰۲، طرح التثریب فی شرح التقریب: ج ۲ ص ۲۹۱۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

تحقیق:

یہ حدیث بلحاظ سند صحیح ہے۔امام مسلم رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ و ابو کریب قالا حدثنا ابو معاویۃ عن عاصم عن انس ۔۔۔۔الخ۔(صحیح مسلم: ٦٧٧)

٦٤٥۔وَعَنْ اَنَسِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَنَتَ شَھْرًا م بَعْدَ الرُّکُوْعِ فِیْ صَلاَۃِ الْفَجْرِ یَدْعُوْ عَلٰی بَنِیْ عُصَیَّۃَ۔رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

☆☆(سیدنا) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مہینہ رکوع کے بعد نماز فجر میں قنوت پڑھی ہے اور آپ ﷺ بنی عصیہ کے خلاف بددعا کرتے تھے۔اسے مسلم (٦٧٧) نے روایت کیا ہے۔

تحقیق:

یہ حدیث بھی بلحاظ سند صحیح ہے۔امام مسلم رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

وحدثنی محمد بن حاتم حدثنا بھز بن اسد حدثنا حماد بن سلمۃ اخبرنا انس بن سیرین عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ ۔۔۔۔الخ۔(صحیح مسلم: ٦٧٧)

٦٤٦۔وَعَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَنَتَ شَھْرًا یَدْعُوْ عَلٰی (اَحْیَآئٍ مِنْ) اَحْیَائِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَکَہٗ۔رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

☆☆(سیدنا) انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مہینہ قنوت پڑھی آپ عرب کے قبیلوں میں سے چند قبائل کے خلاف بددعا کرتے تھے پھر آپ ﷺ نے قنوت کو چھوڑ دیا۔اسے مسلم (٦٧٧) نے روایت کیا ہے۔

تحقیق:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

صحیح مسلم: ٦٧٧، صحیح البخاری: ٤٠٩٠، سنن النسائی: ١٠٧٧، مسند الامام احمد بن حنبل: ١٢١٥٠، مسند ابی یعلی الموصلی: ٣٠٢٨، ٣٠٦٩، حدیث السراج: ١٢٧٠، ١٢٧٢، صحیح ابن حبان: ١٩٨٥، السنن الکبری للبیہقی: ٣١٠٢، معرفۃ السنن وال آثار للبیہقی: ٣٩٢٥، بلوغ المرام: ٣٠٢

تحقیق:

یہ حدیث بلحاظ سند صحیح ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ بیان کیا ہے:

حدثنا محمد بن مثنی حدثنا عبدالرحمن حدثنا هشام عن قتادة عن انس رضی اللہ عنه ۔۔۔۔۔الخ۔ (صحیح مسلم: ۶۷۷)

۶۴۷ ۔ وَعَنْهُ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كَانَ لَا یَقْنُتُ اِلَّا اِذَا دَعَا لِقَوْمٍ اَوْ دَعَا عَلٰی قَوْمٍ ۔ رَوَاهُ ابْنُ خُزَیْمَةَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ۔

☆☆ (سیدنا) انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی قوم کے حق میں دعا یا کسی کے لیے بددعا کرتے تو صرف اسی وقت قنوت پڑھتے تھے (ورنہ نہیں پڑھتے تھے)۔ اسے ابن خزیمۃ (۶۲۰) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تحقیق:

یہ حدیث شواہدات ومؤیدات کی بناء پر کم از کم حسن درجہ کی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

نا محمد بن محمد بن مرزوق الباهلی حدثنا محمد بن عبداللہ الانصاری حدثنا سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن انس ۔۔۔۔الخ۔ (صحیح ابن خزیمة: ۶۲۰)

۶۴۸ ۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَدْعُوَ عَلٰی اَحَدٍ اَوْ یَدْعُوَ لِاَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَرُبَمَا قَالَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِیْدَ بْنَ الْوَلِیْدِ وَسَلَمَةَ بْنِ هِشَامٍ وَعَیَّاشَ بْنَ رَبِیْعَةَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰی مُضَرَ وَاجْعَلْهَا سِنِیْنَ كَسِنِیْ یُوْسُفَ یَجْهَرُ بِذٰلِكَ وَكَانَ یَقُوْلُ فِیْ بَعْضِ صَلَاتِهٖ فِی الْفَجْرِ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا فُلَانًا لِاَحْیَآءٍ مِنَ الْعَرَبِ حَتّٰی اَنْزَلَ اللّٰهُ لَیْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

☆☆ (سیدنا) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی کے لیے بددعا کرنا چاہتے یا کسی کے حق میں دعا کرنا چاہتے تو رکوع کے بعد قنوت پڑھتے، پھر کبھی تو آپ جس وقت {سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ} کہتے تو (قومہ کی حالت میں) کہتے: {اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِیْدَ بْنَ الْوَلِیْدِ وَسَلَمَةَ بْنِ هِشَامٍ وَعَیَّاشَ بْنَ رَبِیْعَةَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰی مُضَرَ وَاجْعَلْهَا سِنِیْنَ كَسِنِیْ یُوْسُفَ} ''اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ربیعہ کو خلاصی عطا فرما، اے اللہ! قبیلہ مضر پر اپنی پکڑ کو سخت فرما اور ان پر یوسف علیہ السلام کے زمانہ کی طرح خشک سالی فرما'' ان کلمات کو بلند آواز سے کہتے، اور کبھی فجر کی نماز میں فرماتے: {اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا فُلَانًا لِاَحْیَآءٍ مِنَ الْعَرَبِ} ''اے اللہ! عرب کے قبیلوں میں سے فلاں فلاں قبیلہ پر لعنت فرما'' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیات

[Website: DifaAhleSunnat.com]

نازل فرمائیں: {لَیسَ لَکَ مِنَ الاَمرِ شَیئٌ} ''اے پیغمبر! تمہیں اس فیصلے کا کوئی اختیار نہیں (کہ اللہ ان کی توبہ قبول کرے یا ان کو عذاب دے)''۔اسے بخاری (۴۵۶۰) نے روایت کیا ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

صحیح البخاری: ۴۵۶۰، مسند الامام احمد بن حنبل: ۷۴۶۵، سنن الدارمی: ۱۶۳۶، السنن الکبریٰ للبیہقی: ۳۰۸۴، السنن الصغیر للبیہقی: ۴۲۶، شرح السنۃ للبغوی: ۶۳۷، مشکاۃ المصابیح: ۱۲۸۸، مصنف عبدالرزاق: ۴۰۲۸، مسند الحمیدی: ۹۶۸، مصنف ابن ابی شیبۃ: ۷۰۴۶، سنن ابن ماجہ: ۱۲۴۴، سنن النسائی: ۱۰۷۳، مسند ابی یعلی الموصلی: ۵۸۷۳، صحیح ابن خزیمۃ: ۶۱۵، مسند السراج: ۱۳۰۱، صحیح ابن حبان: ۱۹۶۹۔

تحقیق:

یہ حدیث بلحاظ سند صحیح ہے۔امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا موسیٰ بن اسماعیل حدثنا ابراهیم بن سعد حدثنا ابن شهاب عن سعید بن المسیب و ابی سلمة بن عبدالرحمن عن ابی هریرة رضی الله عنه۔۔۔۔الخ۔(صحیح البخاری: ۴۵۶۰)

۶۴۹۔وَعَنهُ قَالَ کَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا یَقنُتُ فِی صَلَاةِ الصُّبحِ اِلَّا اَن یَدعُوَ لِقَومٍ اَو عَلیٰ قَومٍ۔رَوَاهُ ابنُ حِبَّانَ فِی صَحِیحِهٖ وَاِسنَادُهٗ صَحِیحٌ۔

☆☆انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی قوم کے حق میں دعا یا کسی کے لیے بددعا کرنا چاہتے تو تو صرف اسی وقت قنوت پڑھتے تھے (ورنہ نہیں پڑھتے تھے)۔اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں (بحوالہ نصب الرایہ :ج ۲ ص ۱۳۰) روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

۶۵۰۔وَعَن اَبِی مَالِکٍ قَالَ قُلتُ لِاَبِی یَا اَبَتِ اَنَّکَ قَد صَلَّیتَ خَلفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَاَبِی بَکرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ وَعُثمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ وَعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ بِالکُوفَةِ نَحوًا مِن خَمسِ سِنِینَ اَکَانُوا یَقنُتُونَ فِی الفَجرِ قَالَ اَی بُنَیَّ مُحدَثٌ۔رَوَاهُ الخَمسَةُ اِلَّا اَبَادَاوٗدَ وَصَحَّحَهُ التِّرمِذِیُّ وَقَالَ الحَافِظُ فِی التَّلخِیصِ اِسنَادُهٗ حَسَنٌ۔

☆☆ابو مالک سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: میں نے اپنے والد (سیدنا طارق بن اشیم رضی اللہ عنہ) سے کہا، اے ابا جان! آپ نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے بھی نمازیں پڑھی ہیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے بھی ،اور کوفہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے بھی تقریباً پانچ سال نمازیں پڑھی ہیں ،کیا یہ حضرات فجر کی نماز میں قنوت پڑھا کرتے تھے

؟انہوں نے فرمایا: بیٹا! یہ بدعت ہے۔اسے ابوداود کے سوا اصحابِ خمسہ (ابن ماجہ:۱۲۴۱،ترمذی: ۴۰۲،احمد:۱۵۸۷۹) نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے صحیح قرار دیا ہے اور حافظ (ابن حجر) نے تلخیص (الحبیر) میں کہا ہے کہ اس کی سند حسن ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

مسند الامام احمد بن حنبل :۱۵۸۷۹،سنن ابن ماجہ :۱۲۴۱،سنن الترمذی : ۴۰۲،مسند ابی داود الطیالسی : ۱۴۲۵،مصنف ابن ابی شیبۃ : ۶۹۶۳،مختصر الاحکام للطوسی : ۳۸۶،شرح معانی ال آثار للطحاوی : ۱۴۷۴،المعجم الاوسط لطبرانی : ۵۲۱۴،السنن الکبری للبیہقی : ۳۱۵۶،شرح السنۃ:۶۳۸

تحقیق:

اسے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا یزید بن هارون قال اخبرنا ابو مالک قال قلت لابی یا ابت ۔۔۔۔الخ۔(مسند الامام احمد بن حنبل : ۱۵۸۷۹)

یہ حدیث بلحاظ سند مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔حتیٰ کہ متعدد غالی غیر مقلدین جیسے زبیر علی زئی، ناصر الدین البانی اور محقق شعیب ارناؤط وغیرہم نے بھی اس حدیث کو صحیح تسلیم کیا ہے۔(دیکھئے:سنن ابن ماجہ بتحقیق الزبیر:۱۲۴۱،سنن ابن ماجہ بتحقیق الالبانی:۱۲۴۱،مسند احمد بتحقیق الشعیب : ۱۵۸۷۹)

فائدہ:

واضح رہے کہ سیدنا طارق رضی اللہ عنہ نے مطلقاً قنوت کو بدعت نہیں کہا بلکہ فجر کی نماز میں قنوت ہمیشہ پڑھنے کو بدعت کہا ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ بسا اوقات ایک کام اصل میں جائز ہوتا ہے لیکن اسے غلط طریقے سے انجام دینے یا اس کی اصل حیثیت سے گھٹا بڑھا دینے کی وجہ سے وہ بدعت بن جاتا ہے،یعنی اس عمل کی وہ خاص کیفیت بدعت ہوتی ہے اگرچہ اصل عمل بدعت نہ ہو۔

۶۵۱۔وَعَنِ الْاَسْوَدِ اَنَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کَانَ لَا یَقْنُتُ فِیْ صَلَاۃِ الصُّبْحِ۔رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

☆☆اسود (رحمہ اللہ) سے منقول ہے کہ:’’حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز فجر میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔‘‘اسے طحاوی (۱۴۸۴) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تحقیق:

یہ اثر بلحاظ سند بلا غبار صحیح وثابت ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

[Website: DifaAhleSunnat.com]

فحدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن منصور عن ابراهيم عن الاسود ــــــ الخ۔(شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱۴۸۴)

۶۵۲۔ وَعَنْهُ اَنَّهُ صَحِبَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سِنِيْنَ فِي السَّفَرِ وَ الْحَضَرِ فَلَمْ يَرَهُ قَانِتًا فِي الْفَجْرِ حَتّٰى فَارَقَهُ۔ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِيْ كِتَابِ الْآثَارِ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

☆☆ انہی (اسود رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ وہ کئی سال سفر و حضر میں حضرت عمر بن خاطب رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے اور انہیں (بلاسبب) فجر میں قنوت پڑھتے ہوئے نہ دیکھا یہاں تک کہ ان سے جدا ہو گئے۔ اسے محمد بن حسن نے کتاب ال آ ثار (۲۱۶) میں روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

تحقیق:

یہ اثر بھی بلا غبار بلحاظ سند صحیح و ثابت ہے۔ امام محمد رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن الاسود بن يزيد عن عمر بن الخطاب ــــــ الخ۔(کتاب الآثار: ۲۱۶، کتاب الحجة: ج ۱ ص ۱۰۱)

۶۵۳۔ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا حَارَبَ قَنَتَ وَاِذَا لَمْ يُحَارِبْ لَمْ يَقْنُتْ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

☆☆ انہی (اسود رحمہ اللہ) سے ہی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب جنگ لڑتے تو قنوت پڑھتے اور جب جنگ نہ لڑتے تو قنوت نہ پڑھتے۔ اسے طحاوی (۱۴۹۱) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تحقیق:

یہ اثر بھی بلحاظ سند بلا غبار صحیح ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ بیان کیا ہے:

فاذا ابن ابی عمران قد حدثنا قال ثنا سعيد بن سليمان الواسطی عن ابی شهاب الحناط عن ابی حنيفة عن حماد رحمهما الله عن ابراهيم عن الاسود ــــــ الخ۔(شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱۴۹۱)

۶۵۴۔ وَعَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ وَمَسْرُوْقٍ اَنَّهُمْ قَالُوْا كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْفَجْرَ فَلَمْ يَقْنُتْ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

☆☆ علقمہ، اسود اور مسروق رحمہم اللہ نے کہا: ''ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز فجر پڑھتے تھے، وہ قنوت نہیں پڑھتے تھے۔'' اسے

طحاوی (۱۴۸۶) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تحقیق:

یہ اثر بھی صحیح ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ بیان کیا ہے:

حدثنا ابن ابی داود قال ثنا عبدالحمید بن صالح قال ثنا ابو شهاب عن الاعمش عن ابراهیم عن علقمة والاسود ومسروق۔۔۔۔۔الخ۔(شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱۴۸۶)

۶۵۵۔وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَقْنُتُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ۔رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

☆☆ علقمہ (رحمہ اللہ) کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نمازِ فجر میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔اسے طحاوی (۱۵۰۷) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تحقیق:

یہ اثر بلحاظ سند صحیح ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر عن سفیان عن ابی اسحاق عن علقمة ۔۔۔۔۔الخ۔(شرح معانی الآثار للطحاوی:۱۵۰۷)

۶۵۶۔وَعَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَقْنُتُ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ اِلَّا الْوِتْرَ فَاِنَّهٗ كَانَ يَقْنُتُ قَبْلَ الرَّكْعَةِ۔رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

☆☆ اسود (رحمہ اللہ) نے کہا کہ (سیدنا) ابن مسعود رضی اللہ عنہ کسی نماز میں بھی قنوت نہیں پڑھتے تھے سوائے وتر کے کہ وہ اس میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔اسے طحاوی (۱۵۰۶) اور طبرانی (۹۱۶۶، ۹۴۲۵، ۹۴۳۰) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تحقیق:

یہ حدیث صحیح ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا ابو بکرة قال ثنا ابو داود قال ثنا المسعودی قال ثنا عبدالرحمن بن الاسود عن ابیه۔۔۔۔۔الخ۔(شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱۵۰۶)

۶۵۷۔وَعَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ مَا شَهِدْتُ وَمَا رَأَيْتُ۔رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

☆ ☆ ابوالشعثاء (رحمہ اللہ) نے کہا میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قنوت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا نہ تو میں کسی ایسے موقع پر حاضر ہوا اور نہ میں نے دیکھا۔

تحقیق:

یہ اثر بھی بلحاظ سند صحیح ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا وھب و مؤمل قالا حدثنا شعبة عن الحکم عن ابی الشعثاء ۔۔۔۔الخ۔(شرح معانی الآثار للطحاوی:۱۴۶۸)

۶۵۸۔وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ ماالْقُنُوْتُ فَقَالَ اِذَا فَرَغَ الْاِمَامُ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِیْ الرَّکْعَةِ الآخِرَةِقَامَ یَدْعُوْ قَالَ مَارَأَیْتُ اَحَدًا یَفْعَلُهُ وَاِنِّیْ لَاَظُنُّکُمْ مَعَاشِرَ اَهْلِ الْعِرَاقِ تَفْعَلُوْنَهُ۔رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِیْحٌ۔

☆ ☆ انہی (ابوالشعثاء رحمہ اللہ) کا بیان ہے کہ (سیدنا) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قنوت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا، قنوت کیا ہے؟ (سائل نے) کہا امام جب آخری رکعت میں قراءت سے فارغ ہو تو کھڑا ہو کر دُعا کرے، انہوں نے کہا، میں نے (بلاسبب) کسی کو ایسا کرتے نہیں دیکھا، میرا خیال ہے کہ عراق والوں کے گروہ ایسا کرتے ہیں۔اسے طحاوی ( ) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تحقیق:

یہ اثر صحیح ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا ابو داود قال ثنا زائدۃ عن الاشعث عن ابیه ۔۔۔الخ۔(شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱۴۶۹)

۶۵۹۔وَعَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا الصُّبْحَ فَلَمْ یَقْنُتْ فَقُلْتُ الْکِبَرُ یَمْنَعُکَ فَقَالَ مَا اَحْفَظُهُ عَنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِیْ۔رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَالطَّبَرَانِیُّ وَاِسْنَادُهُ صَحِیْحٌ۔

☆ ☆ ابومجلز (رحمہ اللہ) نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی تو انہوں نے قنوت نہیں پڑھی، میں نے پوچھا: بڑھاپا آپ کے لیے مانع ہو گیا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے اصحاب میں سے کسی سے بھی اسے یاد نہیں رکھا (کہ انہوں نے بلاسبب قنوت پڑھی ہو)۔اسے طحاوی (۱۴۶۷) اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

تحقیق:

یہ اثر بلحاظ سند صحیح وثابت ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عبدالصمد بن عبدالوارث قال ثنا شعبة قال ثنا قتادة عن ابی مجلز ۔۔۔۔الخ۔(شرح معانی الآثار للطحاوی:۱۴۶۷)

۶۶۰۔وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ لاَ يَقْنُتُ فِیْ شَيْءٍ مِنَ الصَّلاَةِ۔رَوَاهُ مَالِكٌ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

☆☆نافع (رحمہ اللہ) سے منقول ہے کہ بلاشبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کسی نماز میں بھی قنوت نہیں پڑھتے تھے۔اسے مالک (۵۴۸) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تحقیق:

یہ اثر بلاغبار بلحاظ سند بخاری ومسلم کی شرط پر صحیح ہے۔مؤطا مالک میں اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا گیا ہے:

مالک عن نافع ان عبداللہ بن عمر۔۔۔۔الخ۔(مؤطا مالک:۵۴۸)

۶۶۱۔وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحَارِثِ السُّلَمِیِّ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الصُّبْحَ فَلَمْ يَقْنُتْ۔رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

☆☆عمران بن حارث سلمی (رحمہ اللہ) نے کہا کہ:''میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے فجر کی نماز ادا کی تو انہوں نے قنوت نہیں پڑھی۔''اسے طحاوی (۱۵۰۴) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تحقیق:

یہ حدیث بلحاظ سند صحیح ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل طریق سے بیان کیا ہے:

حدثنا ابو بکرة قال ثنا ابو داود قال ثنا شعبة عن حصين بن عبدالرحمن قال انا عمران بن الحارث السلمی ۔۔۔۔الخ۔(شرح معانی الآثار للطحاوی:۱۵۰۴)

۶۶۲۔وَعَنْ غَالِبِ بْنِ فَرْقَدٍ الطَّحَّانِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ شَهْرَيْنِ فَلَمْ يَقْنُتْ فِیْ صَلاَةِ الْغَدَاةِ۔رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

☆☆غالب بن فرقد الطحان (رحمہ اللہ) نے کہا:''میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس دو مہینے رہا،انہوں نے نماز فجر میں قنوت نہیں پڑھی۔''اسے طبرانی (۶۹۳) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

تحقیق:

یہ اثر شواہدات ومؤیدات کی بناء پر حسن درجہ کا ہے۔امام طبرانی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز ثنا شیبان بن فروخ ثنا غالب بن فرقد الطحان ۔۔۔۔الخ۔(المعجم الکبیر للطبرانی:۶۹۳)

۶۶۳۔وَعَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ قَالَ کَانَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یُصَلِّیْ بِنَاالصُّبْحَ بِمَکَّۃَ فَلَا یَقْنُتُ۔رَوَاہُ الطَّحَاوِیُ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

☆☆عمرو بن دینار (رحمہ اللہ) کا بیان ہے کہ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں ہمیں فجر کی نماز پڑھاتے تھے تو قنوت نہیں پڑھتے تھے۔اسے طحاوی (۱۵۱۲) نے روایت کیا ہے اوراس کی سند صحیح ہے۔

تحقیق:

یہ اثر بھی صحیح ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ بیان کیا ہے:

حدثنا ابن ابی داود قال ثنا ابن ابی مریم قال انا محمد بن مسلم الطائفی قال حدثنی عمرو بن دینار ۔۔۔۔الخ۔(شرح معانی الآثار للطحاوی:۱۵۱۲)

قَالَ النِّیْمَوِیُ تَدُلُّ الْاَخْبَارُ عَلٰی اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَاَصْحَابَہٗ لَمْ یَقْنُتُوْا فِی الْفَجْرِ اِلَّا فِی النَّوَازِلِ۔

☆☆(محقق) نیموی (رحمہ اللہ) نے کہا: (مذکورہ بالا) احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نمازِ فجر میں ہنگامی حالات کے سوا قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

☆☆

بَابُ لَا وِتْرَانِ فِیْ لَیْلَۃٍ

باب: ایک رات میں وتر دو دفعہ نہیں

۶۶۴۔عَنْ قَیْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ لَا وِتْرَانِ فِیْ لَیْلَۃٍ۔رَوَاہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا ابْنَ مَاجَۃَ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

☆☆ حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''ایک رات میں دومرتبہ وتر نہیں۔'' اسے ابن ماجہ کے سوا اصحابِ خمسہ (ابوداود: ۱۴۳۹، ترمذی: ۴۷۰، نسائی: ۱۶۷۹، احمد: ۱۶۲۹۶) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

سنن ابی داود: ۱۴۳۹، سنن الترمذی: ۴۷۰، سنن النسائی: ۱۶۷۹، مسند الامام احمد بن حنبل: ۱۶۲۹۶، مسند ابی داود الطیالسی: ۱۱۹۱، مصنف ابن ابی شیبۃ: ۶۷۴۹، مختصر الاحکام للطوسی: ۳۱۵، شرح معانی الآثار للطحاوی: ۲۰۱۳، صحیح ابن حبان: ۲۴۴۹، المعجم الکبیر للطبرانی: ۸۲۴۷۔

تحقیق:

یہ حدیث بلحاظ سند بلاغبار صحیح و ثابت ہے۔امام ترمذی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

حدثنا هناد قال حدثنا ملازم بن عمرو قال حدثنی عبداللہ بن بدر عن قیس بن طلق بن علی عن ابیه۔۔۔۔۔الخ ۔(سنن الترمذی: ۴۷۰)

فائدہ:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک رات میں دوبار وتر نہیں پڑھنے چاہییں۔بعض حضرات کا یہ کہنا کہ اگر اول رات میں وتر پڑھ لیے ہوں اور پھر رات کے آخری حصہ میں بھی بیدا ہو جائے تو پہلے ایک رکعت پڑھ کر وتر کی رکعات جو اول شب میں پڑھی تھیں کو جفت بنا کر توڑ ڈالے، پھر تہجد کی نماز پڑھ کر آخر میں وتر پڑھ لے، اکثر اہل علم کے نزدیک درست نہیں ہے۔اگر اول شب میں وتر پڑھ لئے ہوں تو تہجد کی نماز وتر بغیر وتر کے پڑھ بھی درست ہے باقی صحیحین کی روایت ''اجعلوا آخر صلاتکم باللیل وترا'' میں وتر کی نماز کو تمام نمازوں کے اخیر

[Website: DifaAhleSunnat.com]

میں پڑھنے کا حکم استحباب کے طور پر آیا ہے۔

٦٦٥ ـ وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَابَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَذَاكَرَا الْوِتْرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّيْ ثُمَّ اَنَامُ عَلٰى وِتْرٍ فَاِذَا اسْتَيْقَظْتُ صَلَّيْتُ شَفْعًا حَتَّى الصَّبَاحِ فَقَالَ عُمَرُ لٰكِنِّيْ اَنَامُ عَلٰى شَفْعٍ ثُمَّ اُوْتِرُ مِنْ آخِرِ السَّحَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَبِيْ بَكْرٍ حَذِرَ هٰذَا وَقَالَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَوِيَ هٰذَا ـ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَالْخِطَابِيُّ وَبَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ وَاِسْنَادُهُ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ ـ

☆☆ حضرت ابن المسیب (رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپس میں وتر کا ذکر کیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تو نماز پڑھتا ہوں، پھر جب بیدا ہوتا ہوں، صبح تک دو رکعت پڑھتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: لیکن میں دو رکعت پڑھ کر سو جاتا ہوں، پھر سحری کے آخر وقت میں وتر پڑھتا ہوں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اس نے احتیاط سے کام لیا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا، اس نے مضبوط کام کیا۔'' اسے طحاوی (٢٠١٧)، خطابی (بحوالہ عمدۃ القاری للعینی: ج ٧ ص ١٠) اور بقی بن مخلد نے روایت کیا ہے اور اس کی سند مرسل قوی ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

شرح معانی الآثار للطحاوی: ٢٠١٧، مصنف عبدالرزاق: ٤٦١٥، ٤٦١٦، السنن المأثورۃ للشافعی: ١٨١، معرفۃ السنن والآثار للبیہقی: ٥٥٣٧، الاستذکار لابن عبدالبر: ج ٢ ص ١١٦، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری للعینی: ج ٧ ص ١٠، بیان الوہم والایہام فی کتاب الاحکام: ٣٥١١

تحقیق:

اسے امام طحاوی رحمہ اللہ نے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا یونس قال ثنا یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر قال حدثنی اللیث عن ابن شہاب عن ابن المسیب ــــــ الخ۔ (شرح معانی الآثار للطحاوی: ٢٠١٧)

یہ حدیث بلحاظ سند ضعیف ہے کیونکہ اسے مشہور مدلس راوی ''ابن شہاب زہری رحمہ اللہ'' نے '' عَن '' کے ساتھ نقل کیا ہے اور ابن شہاب زہری رحمہ اللہ کی معنعن روایات ضعیف شمار ہوتی ہیں۔

٦٦٦ ـ وَعَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ اِذَا اَوتَرتَ اَوَّلَ اللَّيْلِ فَلَا تُوْتِرْ

آخِرَهُ وَإِذَا اَوْتَرْتَ آخِرَهُ فَلَا تُوْتِرْ اَوَّلَهُ قَالَ وَسَأَلْتُ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو فَقَالَ مِثْلَهُ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

☆☆ ابوجمرہ (رحمہ اللہ) نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وتر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ''جب تو شروع رات میں وتر پڑھ لے تو آخر رات میں وتر نہ پڑھ، اور جب تو آخر رات میں وتر پڑھ لے تو شروع رات میں وتر نہ پڑھ۔'' ابوجمرہ (رحمہ اللہ) نے کہا کہ میں نے حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے بھی ایسا ہی کہا۔ اسے طحاوی (۲۰۱۸، اور ابن ابی شیبہ :۲۰۱۸) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

تحقیق:

حدثنا وکیع عن شعبة عن ابی جمرة عن ابن عباس و عائذ بن عمرو ۔۔۔۔۔الخ۔ (مصنف ابن ابی شیبة : ۲۰۱۸)

یہ حدیث بلحاظ سند بلا غبار بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح و ثابت ہے۔ ابوجمرہ کا نام'' نصر بن عمران بن عصام الضبعی البصری رحمہ اللہ '' ہے جو کہ کتب صحاح ستہ کے ثقہ راوی ہیں۔ (دیکھئے: تہذیب الکمال للمزی: ۶۴۰۸)

۶۶۷۔ وَعَنْ خَلَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ اَمَّا اَنَا فَاُوْتِرُ ثُمَّ اَنَامُ فَاِنْ قُمْتُ صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

☆☆ خلاس (رحمہ اللہ) نے کہا میں نے سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے سنا، جب آپ رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے وتر کے بارے میں پوچھا، انہوں نے کہا: '' لیکن میں تو وتر پڑھ کر سوجاتا ہوں، پھر اگر بیدا ہوجاؤں تو دو دو رکعتیں ادا کرلیتا ہوں۔'' اسے طحاوی (۲۰۱۹) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

تحقیق:

یہ اثر حسن درجہ کا ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر العقدی قال ثنا شعبة عن قتادة ومالک بن دینار انهما سمعاخلاسا ۔۔۔۔الخ۔ (شرح معانی الآثار للطحاوی: ۲۰۱۹)

فائدہ:

مذکورہ بالا دونوں آثار بھی اس بات کی واضح دلیل ہیں کہ اگر اول شب میں وتر پڑھ لئے ہوں تو تہجد کی نماز وتر بغیر وتر کے پڑھ بھی درست ہے۔

۶۶۸۔ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا نَقْضُ الْوِتْرِ فَقَالَتْ لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ۔ رَوَاهُ

[Website: DifaAhleSunnat.com]

الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ قَوِیٌّ۔

☆☆ سعید بن جبیر (رحمہ اللہ) سے مروی ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس وتر توڑنے کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: ''ایک رات میں دو مرتبہ وتر نہیں۔'' اسے طحاوی (۲۰۲۰) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند مرسل قوی ہے۔

تحقیق:

امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسے درج ذیل سند سے بیان کیا ہے:

حدثنا ابوبکرة قال ثنا ابوداود قال ثنا شعبة عن ابی بشر عن سعید بن جبیر قال ذکر عند عائشة ۔۔۔۔الخ۔ (شرح معانی الآثار للطحاوی: ۲۰۲۰)

سعید بن جبیر رحمہ اللہ تک اس حدیث کی سند بلاغبار بخاری مسلم کی شرط پر صحیح وثابت ہے۔ ابو بشر کا نام ''جعفر بن ایاس الیشکری الواسطی رحمہ اللہ'' ہے جو کہ کتب صحاح ستہ کے ثقہ راوی ہیں۔ (تاریخ الثقات للعجلی: ۲۱۷)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

[Website: DifaAhleSunnat.com]

بَابُ الرَّ كْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ

باب: وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کے بیان میں

٦٦٩ ـ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَئُ فِيْهِمَا وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ ـ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ ـ

☆☆ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (پہلے پڑھی ہوئی دو رکعتوں کو) ایک رکعت کے ساتھ وتر بناتے تھے، پھر دو رکعتیں پڑھتے، ان میں قراءت بیٹھ کر کرتے جب رکوع کرنا ہوتا تو کھڑے ہو کر رکوع کرتے۔ اسے ابن ماجہ (١١٩٦) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

سنن ابن ماجہ: ١١٩٦، مشکاۃ المصابیح: ١٢٨٥، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح: ١٢٨٥، تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف: ١٧٧٩١، صحیح ابن حبان: ٢٦١٦، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح: ١٢٨٥۔

تحقیق:

اسے امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا عبدالرحمن بن ابراهيم الدمشقي قال حدثنا عمر بن عبدالواحد قال حدثنا الاوزاعي عن يحييٰ بن ابي كثير عن ابي سلمة قال حدثتني عائشة ـــــ الخ ـ (سنن ابن ماجه: ١١٩٦)

یہ حدیث بلاغبار بلحاظ سند صحیح ہے حتیٰ کہ غالی غیر مقلد زبیر علی زئی نے بھی بوصیری کے حوالے سے اس حدیث کی بابت لکھا ہے:

هٰذا اسناد صحيح، ورجاله ثقات ـ (سنن ابن ماجه بتحقيق الزبير: ج ٢ ص ٢٥٥، ح: ١١٩٦)

کہ اس کی سند صحیح ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

نیز ناصر الدین البانی غیر مقلد نے بھی اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ (دیکھئے: سنن ابن ماجہ بتحقیق الالبانی: ج ١ ص ٣٧٧ ح: ١١٩٦)

٦٧٠ ـ وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هٰذَا السَّهَرَ جُهْدٌ وَثِقْلٌ فَإِذَا أَوْتَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ فَإِنْ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ وَإِلَّا كَانَتَا لَهُ ـ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ ـ

[Website: DifaAhleSunnat.com]

☆☆ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ یہ رات کا جاگنا محنت ومشقت ہے، پس جب تم میں سے کوئی وتر پڑھ لے تو دو رکعتیں پڑھے، پھر اگر وہ رات اوا ُٹھ بیٹھا (تو تہجد پڑھ لے) ورنہ یہ دو رکعتیں اس کے لیے (تہجد) ہو جائیں گی۔'' اسے دارمی (۱۶۳۵) طحاوی (۲۰۱۱) اور دارقطنی (۱۶۸۱) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

سنن الدارمی: ۱۶۳۵، شرح معانی ال آثار للطحاوی: ۲۰۱۱، سنن الدارقطنی: ۱۶۸۱، مسند البزار: ۴۱۹۳، مسند الرویانی: ۶۴۴، صحیح ابن خزیمة: ۱۱۰۶، صحیح ابن حبان: ۲۵۷۷، المعجم الاوسط للطبرانی: ۶۴۳۹، المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۴۱۰، سنن الدارقطنی: ۱۶۸۱، ۱۶۸۳، السنن الکبری للبیہقی: ۴۸۲۵

تحقیق:

اسے امام طحاوی رحمہ اللہ نے درج ذیل سند کے ساتھ بیان کیا ہے:

حدثنا فهد قال ثنا عبدالله بن صالح قال حدثني معاوية بن صالح عن شريح بن عبيد عن عبدالرحمن بن جبير بن نفير عن ابيه عن ثوبان ۔۔۔۔ الخ۔ (شرح معاني الآثار للطحاوي: ۲۰۱۱)

یہ حدیث بلحاظ سند بلا غبار حسن ہے۔ حتیٰ کہ متعدد غالی غیر مقلد ناصر الدین البانی اور محقق شعیب ارناؤط وغیرہما نے بھی اس حدیث کی صحت کو تسلیم کیا ہے۔ (تعلیق مسند احمد: ۲۲۳۱۳، مشکاۃ المصابیح بتحقیق الالبانی: ۱۲۸۶)

۱۷۶۔ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ یُصَلِّیْهِمَا بَعْدَ الْوِتْرِ وَهُوَ جَالِسٌ یَقْرَءُ فِیْهِمَا اِذَا زُلْزِلَتْ وَقُلْ یَا اَیُّهَا الْكَافِرُوْنَ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

☆☆ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ یہ دو رکعتیں وتر کے بعد بیٹھتے ہوئے پڑھتے تھے۔ ان میں {اِذَا زُلْزِلَت} اور {قُلْ یَا اَیُّهَا الْكَافِرُوْن} تلاوت فرماتے۔ اسے احمد (۲۲۳۱۳) اور طحاوی (۱۷۲۷) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

تخریج:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

مسند الامام احمد بن حنبل: ۲۲۳۱۳، شرح معانی ال آثار للطحاوی: ۱۷۲۷، مختصر قیام اللیل وقیام رمضان وکتاب الوتر للمروزی: ج ۱ ص ۳۱۱، المعجم الکبیر للطبرانی: ۸۰۶۴، ۸۰۶۵، السنن الکبری للبیہقی: ۴۸۲۳، ۴۸۲۷، السنن الصغیر للبیہقی: ۷۸۳

تحقیق:

اسے امام احمد رحمہ اللہ نے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا حسن بن موسیٰ حدثنا عمارۃ یعنی ابن زاذان حدثنی ابو غالب عن ابی امامۃ۔۔۔۔الخ۔(مسند الامام احمد بن حنبل: ۲۲۳۱۳)

یہ حدیث شواہدات ومتابعات کی بناء پر حسن درجہ کی ہے۔شعیب ارناؤط نے بھی اسے حسن تسلیم کیا ہے۔(تعلیق مسند احمد: ۲۲۳۱۳)

فائدہ:

مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ وتروں کے بعد دو رکعت نفل پڑھے جا سکتے ہیں اور ان دو نفلوں کو بیٹھ کر پڑھنا بھی جائز ہے مگر افضل یہی ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھے جائیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

[Website: DifaAhleSunnat.com]